وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

www.KitaboSunnat.com

رسالہ توحید و ردِّ شرک

تالیف

الامام المجاہد العلامہ عبد العزیز بن محمد بن سعود

رحمہ اللہ تعالی

مقدمہ

سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز و فضیلۃ الشیخ صالح بن عبد العزیز بن محمد آل الشیخ

ترجمہ

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر
ڈین فیکلٹی آف علوم اسلامیہ و شرقیہ، پرنسپل اورینٹل کالج و صدر شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی، لاہور

طبع
دار الفکر الاسلامی پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

رسالہ توحید و ردِّ شرک

تالیف

الامام المجاهد العلامة عبد العزيز بن محمد بن سعود

رحمہ اللہ تعالیٰ

مقدمہ

سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز و فضیلۃ الشیخ صالح بن عبد العزیز بن محمد آل الشیخ

ترجمہ

ڈاکٹر ظہور أحمد أظہر

ممبر فیکلٹی آف علوم اسلامیہ شرقیہ، پرنسپل اورینٹل کالج وصدر شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی، لاہور

طبع

دار الفکر الاسلامی پاکستان

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲۱/۱۰۱
اب ن ر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم، وبعد

یہ رسالہ "توحید و ردِّ شرک" جو آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے، دیکھنے میں بہت مختصر ہے مگر اپنے مشمولات و محتویات کے اعتبار سے ایک جامع کتاب کی حیثیت کا حامل ہے۔ اس میں ایک دقیق النظر، صاحب بصیرت عالمِ کتاب و سنت کی فکری کاوش اور اُمّتِ مسلمہ کے ایک مخلص مجاہد، مُصلح حاکم اور مردِ میدان کی عقیدہ فہمی جمع ہے۔ ایسی تألیفات نوادر کا حکم رکھتی ہیں، جن کی تألیف میں بیک وقت فکر اور عمل دونوں کا جذبۂ صادقہ کار فرما ہو۔

اس کے مصنّف القائد النّاصح الامام المجاہد عبدالعزیز بن محمّد بن سعود رحمہ اللہ شیخ الاسلام، مجدّدِ دینِ حنیف امام محمّد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کے تلمیذِ خاص، اُنکی قائم کردہ تحریکِ احیاءِ کتاب و سنت کے ممد و معاون تھے۔ خود شیخ الاسلام نے ان کے دستِ مبارک پر بیعتِ جہاد کر رکھی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ شیخ الاسلام کی اس عظیم الشان تحریک کی کامیابی اور دینِ اسلام کے عملی نفاذ کا سہرا اسی خانوادۂ عالیہ "آلِ سعود" کے سر ہے۔ اللہ کریم اس خاندان کے صالح افراد کو مزید خدمتِ دین کی توفیق سے نوازے اور مشکلات و مصائب اور فتن سے محفوظ رکھے

اِنَّہٗ سَمِیْعٌ مُجِیْبٌ۔

برصغیر پاک و ہند کے مذہبی حالات رسالہ زیرِ مطالعہ کی تألیف کے وقت "جزیرۃ العرب" کے حالات سے ملتے جلتے ہیں بلکہ شرک و بدعت کی خوفناک آندھیاں ہمارے اس ماحول میں شاید مؤلّف علیہ الرحمۃ کے ماحول سے بھی بدتر ہوں۔ شرک و بدعت کی نشوونما سرکاری سرپرستی میں ہوتی ہے، اسکے آثار و مظاہر کی حفاظت و تعظیم کے ذمّہ دار بزعمِ خویش اہلِ علم کے بعض طبقے ہیں۔ عامّۃ النّاس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس ظلم اور ان ظلمات کی ہلاکت کا تیزی سے شکار ہو رہے ہیں ، اِلاّ مَنْ رَّحِمَ رَبِّیْ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

جس ماحول و معاشرہ کی اصلاح کے لیے یہ رسالہ تصنیف کیا گیا تھا وہاں اس وقت دُنیا میں سب سے زیادہ توحید و سُنّت کی آبیاری ہو رہی ہے اور اصلاحِ عقیدہ کی برکات و فیوض سے نہ صرف وہ معاشرہ بہرہ ور ہے بلکہ اس کا فیضان مؤلف مرحوم کے اہلِ سعادت اولاد و احفاد کے ذریعے پوری دُنیا میں عام ہے' والحمدللہ۔

مؤلف کا یہ پیغام چونکہ دنیا بھر کے علماء وقضاۃ کے نام ہے اس لیے اس کے مختلف زبانوں میں ترجمہ کی ضرورت شدّت سے محسوس ہوتی تھی۔ اسکے اردو ترجمہ کا شرف جناب ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صدر شعبۂ عربی' پرنسپل اورینٹل کالج ، ڈین فیکلٹی آف علومِ اسلامیہ و شرقیہ پنجاب یونیورسٹی نے حاصل کیا ہے۔ موصوف ملک بھر کے علمی حلقوں کی جانی پہچانی اور محترم شخصیت ہیں ، عربی اردو دونوں زبانوں کے اسرار و رموز سے بخوبی آگاہ ہیں۔ ترجمہ کے اصول و ضوابط اور آداب و قواعد بھی ان سے بہتر کم ہی کوئی جانتا ہوگا۔ موضوع کی عظمت اور مؤلفِ رسالہ کا مقام و مرتبہ بھی کسی ایسے ہی صاحبِ فکر و نظر مترجم کا متقاضی تھا۔ واللہ الموفق۔

رسالہ کی طباعت و اشاعت کے سلسلے میں محترم جناب حافظ عبدالحمید ازہر اور عزیزی حافظ عبداللطیف ساجد کی مساعی قابلِ قدر و شکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ توحید جیسے عظیم الشان موضوع پر ہماری اس حقیر سی خدمت کو سب کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے اور کلمۂ توحید کی بدولت ہم سب کو اپنی رحمت سے جنّت الفردوس عطا فرمائے۔ وما ذلك على الله بعزيز۔ وصلى الله على النبى محمد وصحبه أجمعين

عبدالرشید اظہر
مدیر دارالفکر الاسلامی' پاکستان

اسلام آباد
۱۴ر جولائی ۱۹۹۵ء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

رشحات قلم

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبدالرحمن آل باز حفظہ اللہ
رئیس عمومی برائے ادارہ ہائے تحقیق علمی ، فتاویٰ و دعوت و ارشاد

تمام حمد وثنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور انجام خیر صرف متقیوں کے لئے ہے. درود وسلام اللہ کے بندے رسول اور مخلوق میں سے منتخب اور وحی الٰہی کے امین پر کہ جنہوں نے اللہ کا پیغام پہنچایا ، امانت ادا کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کا حق ادا کر دیا، یعنی ہمارے نبی ، مقتدا و آقا حضرت محمدؐ بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم. اللہ تعالیٰ کی صلوٰات و تسلیمات آپ پر اور آپ کی آل واصحاب پر اور تا قیامت آنے والوں میں سے آپ کے طریقے کی اتباع اور آپ کی سُنّت کی نصرت وحمایت کرنے والوں پر نیز آپ کی دعوت کو عام کرنے کی سعی کرنے والوں اور آپ کی ہدایت سے فیض یاب ہونے والوں پر

امابعد : یہ مختصر رسالہ قارئین کے سامنے ، صاحب السمو، عظمت مآب محترم شہزادہ بندر بن عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن بن فیصل بن ترکی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابن عبداللہ بن محمد آل سعود پیش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اہنیں کئی گنا اجر عطا فرمائے اور ان کے ذریعہ حق کی مدد فرمائے۔

یہ رسالہ ان کے پردادا ترکی بن عبداللہ کے عمّ محترم، علاّمہ، ناصرِ سُنّت، قامعِ بدعت امام عبدالعزیزؒ بن سعود کی تالیفات میں سے ایک ہے۔ جو اپنے عہد کے امیرالمؤمنین اور اپنے زمانے میں بلاد نجد و مضافات میں جہاد کے علم بردار تھے۔ وہ اپنے والد امام محمد بن سعود رحمہ اللہ کے بعد منصبِ امامت پر فائز ہوئے۔ اور امام محمدؒ بن عبدالوہابؒ سمیت امراء، لشکریوں اور عام مسلمان نے ۱۱۷۹ھ میں ان کے والد ماجد کی وفات کے بعد انکی بیعت کی تھی۔

موصوف نے قیادت دعوتِ الی اللہ اور جہادِ فی سبیل اللہ کے فرائض باحسن طریق انجام دیئے۔ اس راہ میں مجاہدانہ پیش قدمی کرتے ہوئے سُنّت کی حمایت اور بدعت کا استیصال اور علومِ شریعت کی نشر و اشاعت کرتے رہے نیز وہ قلم و زبان اور سیف وسنان سے حضرت امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کے اعوان انصار اور دعاۃ الحق کا تعاون کرتے رہے تاآنکہ ۱۲۱۸ھ میں داعی اجل کو لبیک کہہ دیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر وسیع رحمت فرمائے، ہدایت یافتہ لوگوں میں ان کے درجات بلند کرے اور انہوں نے جہاد، تبلیغ اور اشاعت تعلیم کے ذریعہ اہل اسلام کی جو خدمت انجام دی اور فقراء و مساکین کی ہمدردی اور غم خواری اور اہل اسلام کے اصلاح احوال پر جو خصوصی توجہ دی اللہ تعالیٰ اس پر اہنیں کئی گنا اجر و ثواب عطا فرمائے۔ انکے خاندان یعنی آل سعود نیز آلِ شیخ محمد بن عبدالوہاب میں برکت عطا فرمائے۔ اور انکو نُصرتِ حق کا ذریعہ بنائے جیسا کہ ان کے پہلے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بزرگ تھے اور ہدایت پر کاربند رہنے والوں اور اسکی دعوت دینے والوں میں سے بنائے۔ وہ بڑا صاحبِ جُود و کرم ہے۔

یہ رسالہ جسے صاحب السّمو شہزادہ بندر شائع کروا رہے ہیں امام عبدالعزیز اوّل رحمہ اللہ کا مکتوبِ گرامی ہے جو انہوں نے حرمین شریفین کے علماء وقضاۃ کے ساتھ ساتھ مصر و شام اور عراق وغیرہ بلکہ مشرق و مغرب کے علماء کے نام تحریر فرمایا تھا۔ اس میں انہوں نے امام محمّد بن عبدالوہّاب بن سلیمان التمیمی الحنبلی رحمہ اللہ کی دعوت کی تشریح کی ہے، اور واضح کیا ہے کہ یہ وہی دعوت ہے جو تمام انبیاء کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام پیش کرتے تھے ۔ ان میں سرِفہرست امام الانبیاء، ختم المرسلین، افضل الرّسُل ہمارے نبی حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اور جملہ مرسلین پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

اس رسالہ میں مؤلف رحمہ اللہ نے اس عبادت کی حقیقت بوضاحت بیان کی ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جِنّ و اِنس کو پیدا فرمایا ہے ۔ اور جس کا حکم رسول بھیج کر اور کتابیں نازل فرما کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس شرک کی حقیقت بھی بیان کی ہے جس سے انبیاءؑ و رسلؑ اپنی اُمتوں کو ڈراتے رہے اور اس سے بچنے کی تلقین کرتے رہے۔ مؤلّف رحمہ اللہ نے اس میں وہ امور بھی بیان کر دیئے ہیں جن کے سبب لوگوں نے اس مبارک دعوت کے علمبرداروں کو نکتہ چینی اور عیب جوئی کا نشانہ بنایا ہے۔ ان کے دلائل کی وضاحت کی نیز ان شبہات کا ازالہ بھی کر دیا جن میں وہ لوگ پھنسے ہوئے ہیں جنہوں نے انبیاءؑ اور اولیاءؒ کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ یہ رسالہ بحمدِ اللہ حقیقتِ توحید کے بیان میں کافی و شافی ہے جسکی دعوت رسولوں نے دی اور جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابِ مبین میں اور اپنے رسولِ امین کی زبانِ مبارک سے دلائل و براہین قائم کر دیئے ہیں۔ اسی طرح یہ رسالہ شرک کے مہلک عقیدہ کے کافی و شافی بیان پر مشتمل ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو متنبہ کیا ہے اور جسے تمام رسولوں نے اپنی اُمّتوں میں ناپسندیدہ قرار دیا ہے اور جس کے مرتکبین کے متعلّق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ وہ ہمیشہ جہنّم میں رہیں گے اور فرمانبردار بندوں کے اخروی مقام جنّت میں داخل ہونے سے ہمیشہ کے لئے محروم رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

﴿ إِنَّهُۥ مَن يُشْرِكْ بِٱللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِ ٱلْجَنَّةَ وَمَأْوَىٰهُ ٱلنَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّـٰلِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿٧٢﴾ ﴾

سورة المائدة آية ٧٢

" جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے گا تو اللہ اُس پر جنّت حرام کردے گا اس کا ٹھکانہ جہنّم ہو گا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے ۔ "

نیز فرمایا ۔

﴿ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِۦ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ ۚ ﴾ سورة النساء آية ٤٨ ، ١١٦ .

" بے شک اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں بخشے گا کہ اُس کے ساتھ شریک ٹھہرایا جائے ۔ البتہ اس کے علاوہ گناہ جسے چاہے گا معاف کر دے گا۔ "

اور یہ بھی فرمایا:۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ ٱلْخَـٰسِرِينَ ﴿٦٥﴾

سورة الزُّمر آية ٦٥ .

" اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرف اور تم سے پہلے رسولوں کی طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارے عمل برباد ہو جائیں گے ۔ "

اس رسالہ کی عظمت و اہمیت اور کثرت فوائد کے پیش نظر میں نے مناسب سمجھا کہ اس پر یہ مختصر سا مقدمہ لکھ دوں تاکہ اس میں بیان شدہ حق کی تائید اور اس کے مؤلف کا تعارف ہو جائے اور ان کے علم و فضل اور اللہ کے دین کے غلبہ کے لئے ان کی خدمات کا خاکہ سامنے آجائے ۔ موصوف نے اپنی شمشیر و سنان اور قلم و زبان سے جو جہاد فی سبیل اللہ کیا وہ اجاگر ہو جائے نیز حق کی دعوت دینے والوں کے ساتھ ان کے بھرپور تعاون اور شرک و بدعت کی دعوت دینے والوں کے قلع قمع کرنے کے لئے انکی جدوجہد کا تذکرہ ہو جائے ۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے اور انکو باعزت مقام عطا فرمائے ۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس رسالہ سے مسلمانوں کو فائدہ دے اسکے مؤلف کو کئی گنا اجر و ثواب عطا فرمائے ۔ اور انہیں بہترین و افضل ترین بدلہ عطا فرمائے کیونکہ وہ ہمیشہ اللہ کے دین کی نصرت اور اسکی شریعت کی دعوت دینے میں مشغول اور اس کے دشمنوں سے برسرپیکار رہے ۔

میری یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صاحب السمو شہزادہ بندر کو ہر نیکی کی توفیق مرحمت فرمائے ۔ انہیں دوگنا چوگنا اجر عطا فرمائے ۔ ہمیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اہنیں ، انکے تمام خاندان ، ان کے برادران اور شیخ محمد بن عبدالوہاب کے تمام خاندان کو حق اور ہدایت کی مدد کرنے والے بنائے ۔ اور ہم سب کو گمراہ کن فتنوں سے اپنی پناہ میں رکھے ۔ وہی اس کا سزاوار اور قدرت رکھنے والا ہے ۔

وصلی اللہ علی عبدہ و رسولہ و آلہ و صحبہ

عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبدالرحمن آل باز

رئیس عمومی

برائے ادارات ۔ تحقیقات علمیہ ۔ افتاء ۔ دعوت

وارشاد

١٥ جمادی ثانیہ ١٤٠٧ ھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

از

فضیلت مآب شیخ صالح بن عبدالعزیز بن محمد آل شیخ

حمد و صلوۃ کے بعد : یہ حقیقت شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو بشارت دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر مبعوث فرمایا ۔ وہ اپنی راہ پر چلنے والے موحّد کو خوشخبری سُناتے اور اپنی راہ کی مخالفت کرنے والے مشرک کو عذاب الٰہی سے ڈراتے ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ دینِ اسلام جسکا پیغام دے کر تمام رسول مبعوث کئے گئے توحید کا دین ہے وہی توحید جو جِنّ و اِنس کی تخلیق کا مقصدِ حقیقی ہے ۔ کیونکہ وہ تو صِرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿ وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِىٓ إِلَيْهِ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعْبُدُونِ ﴿٢٥﴾ ﴾ سورة الأنبياء آية ٢٥

" اور جو رسول ہم نے تم سے پہلے بھیجے انکی طرف یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اس لئے میری ہی عبادت کرو ۔ "

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نیز فرمایا:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ ﴾

سورة الذاريات آية ٥٦ .

" اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں ۔"

گویا اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت ہی وہ مقصد ہے جسے پورا کرنے کے لیے جنّ وانس کی تخلیق ہوئی ۔ اور یہ کس قدر بلند مقصد اور کتنا عظیم اعزاز ہے ؟

اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ انبیاء و رُسُل علیہم الصّلوٰۃ والسّلام جب اللہ تعالیٰ کے پیغام کی تبلیغ کے بعد اس دُنیا سے رخصت ہوئے تو ان کے بعد کچھ ایسے ناخَلَف ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے اپنا راستہ بدل لیا اور انبیاء کے بتائے ہوئے راستہ سے ہٹ گئے ۔ وہ متفرق راستوں پر اس طرح چل نکلے کہ انکی مہار اِنس وجِنّ کے شیاطین کے ہاتھوں میں تھی ۔ اور شہوات و شبہات پیچھے سے ہانک رہے تھے شہوات و شبہات کا شر دِلوں کی گہرائی تک سرایت کر جاتا ہے اور انکی قوت تاثیر انتہائی شدید اور خطرناک ہوتی ہے ۔

ہمارے رسول حضرت محمدّ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں روشن شریعت پر چھوڑ گئے ہیں جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے ۔ صرف ہلاکت نصیب ہی اِس سے ادھر ادھر بھٹکتے ہیں ۔ آپ نے توحید کی وضاحت فرمائی اس کی حدود کی حفاظت کی ۔ نیز آپ نے اپنے پیغام و بیان کے ذریعہ مشرکین کے طور طریقوں کی بھی نشاندہی وضاحت کے ساتھ فرمائی ۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا درود وسلام ہو ۔ اور اُمّتوں کی خیر خواہی کے سبب انبیاء کو جو اجر و ثواب عطا ہونے والا ہے اللہ تعالیٰ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس میں سے بہترین انعام آپکو عطا فرماتے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے پاس بُلایا تو اس وقت خالِص توحید سر زمینِ پاک (عرب) میں مکمّل طور پر پھیل چکی تھی اسی توحید پر آپ کے صحابہ کرامؓ نے تربیت پائی تھی۔ جن کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ نے فتح مقدّر فرمادی تھی اور جن کے ہاتھوں چاردانگِ عالم میں دین کی بُنیادیں مضبوط کرنا منظور تھا۔ اس دین کی بنیادیں جو دین اسلام ہے، جو توحید کا دین ہے، جو شرک سے اظہارِ برأت و بیزاری کا دین ہے۔ والحمدللہ ربّ العالمین۔

خیر و برکت کے اس عہد کے بعد اور خاص طور پر جب فضیلت والی صدیاں بھی گزر گئیں تو لوگوں میں ایسی مشرکانہ دعوتیں ظہور پذیر ہوئیں جن کا ظاہر (فریب خوردگان کے لئے) تو اسلام تھا لیکن ان کا باطن (اربابِ بصیرت کیلئے) اِلحاد تھا۔ انہیں دعوتوں میں سے باطنی اسماعیلی دعوت بھی تھی جس کے نتیجہ میں عبیدیوں کی سلطنت قائم ہوئی۔

اس سلطنت کے زمانے میں حکام کی سرپرستی اور معاونت نیز مبلّغوں کی سرگرمیوں کی بدولت بدعات اور مشرکانہ عقائد و رسوم کو بڑا فروغ حاصل ہوا۔ نئی پود کی پرورش اسی ماحول میں ہوئی اور کچھ نسلوں کے بعد یہ بدعات و شرکیات نیکی کے اصل کام بن گئے۔ اور اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کیونکہ جب تربیت کے ایسے نظام پر نئی پود پروان چڑھ رہی ہو اور بڑوں کی عمریں بیت رہی ہوں اور اسے اربابِ قوت و اقتدار کی تائید سے نافذ کیا گیا ہو تو دین اور شریعت پر اس کے بہت ہی بُرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ کیونکہ ایسی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بُرائیوں کی نشاندہی کرنے والے کم ہوتے جاتے ہیں اور ان میں دلچسپی اور رغبت رکھنے والے بڑھتے جاتے ہیں ۔ نتیجۃً بدعت و شرک کے قدم جمتے چلے جاتے ہیں اور انکے بُرے اثرات پھیلتے جاتے ہیں ۔ اور دیگر اس قسم کی قباحتیں جنم لیتی ہیں ۔

ان لوگوں کی بدعت آفرینی کے ساتھ ساتھ جس کا کچھ حال ہم نے ذکر کیا ہے اور بہت کچھ قلم زد کیا ہے ۔ اہلِ اسلام میں ایسے افراد بھی قطعاً ناپید نہیں رہے جو ان بدعات و شرکیات کے ظہور پذیر ہونے کے لمحے سے لیکر آج تک اُمّت کو ان سے متنبہ کرتے رہے ہیں

پھر یہ بھی ہوا کہ مذکورہ شرکیات طویل زمانہ گزرنے اور اسی حالت میں صدیوں پر صدیاں گزر جانے کے سبب ایسے مانوس ہو گئیں کہ گویا یہ بُرائیاں نہیں بلکہ نیکیاں ہوں ، مکروہ نہیں بلکہ محبوب ہوں ۔ معدودے چند لوگوں کے سوا جن کا دین سلامت اور عقیدہ توحید قائم رہا ۔ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آتا تھا کہ یہ امور مشرکانہ اور زمانہ جاہلیت کی یادگاریں ہیں ۔

یہ اللہ ربّ العزّت کا فیصلہ تھا کہ وہ اپنے بعض بندوں کو شرف بخشے گا ۔ چنانچہ اس نے توحید کی نُصرت و تائید کے لئے ایک شخص کو تیار کیا جس کی راتوں کی نیند اور دِنوں کا قرار مسلمانوں کی زبوں حالی نے کافور کردیا تھا۔ جو توحید سے دُور ہو چکے تھے ۔ گمراہی اور جہالت کی رَو میں بہہ چکے تھے ۔ وہ شخص ایک طویل عرصہ تک جو کئی سالوں پر محیط ہے لوگوں کے حالات کا مطالعہ کرتا رہا ۔ اور صریح و صحیح شرعی دلائل کی روشنی میں ان پر غور و فکر کرتا رہا ۔ وہ سوچتا رہا کہ اُمّت کو پستی سے نکالنے کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے اور بھٹکے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوئے لوگوں کو حقیقی اسلام کی راہ پر کیسے لایا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو اپنے مقاصد کے حصول میں کامیابی سے نوازا۔ تو اس نے اپنے قول و عمل سے توحید کی نصرت و تائید کا سامان کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی کوششوں کو اس طرح بار آور فرمایا کہ جزیرہ بھر میں وہ شہر اور مقامات جو شرک اور شرکیات کے گڑھ تھے ایمان، توحید اور اتباع سنت کے مراکز بن گئے۔ نتیجہ اس خطہ زمین میں رہنے والوں کا طرز زندگی اس کے زمانے میں اور بعد میں بھی جب تک اللہ نے چاہا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے قریب تر ہو گیا۔

یہ شخص اور یہ ہستی ہے علامہ شیخ محمدؒ بن عبدالوہابؒ بن سلیمان التمیمی النجدیؒ جو ۱۱۱۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۰۶ھ میں وفات پائی۔

یہ حقیقت شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ دعوت و نظریہ لے کر اٹھنے والے کو صاحب قوت و شوکت معاون کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کا دست و بازو بنے وگرنہ اسکے پاس کوئی چارہ کار ہی نہیں رہتا۔

اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ تھا کہ تجدید و احیاء دین اسلام کی اس دعوت کی نصرت و تائید کا شرف خاندان آل سعود کو بخش دے۔ کیسا عظیم شرف ہے جو ہر شرف سے برتر ہے اور کیسی عظیم عزت ہے کہ جو ہر عزت سے بڑھ کر ہے۔ اگر اس امر کو سوچا اور اسکی اہمیت کو سمجھا جائے۔ چنانچہ امیر محمد بن سعود رحمہ اللہ نے شیخ محمد بن عبدالوہاب کی بھرپور اور زور دار طریقہ سے مدد کی۔ اس کے نتیجہ میں جب تک اللہ نے چاہا ان کے عہد میں سلطنت کا رقبہ پھیلتا رہا

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پھر امام محمد بن سعود کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند صالح عالم اور مجاہد عبدالعزیز بن محمد بن سعود رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ ۔ کا دور آیا ، امام محمد بن عبدالوہاب نے ان کے ہاتھ پر بیعت کرلی تو انہوں نے اپنے والد گرامی کے بعد قیادت وامامت کی ذمہ داری سنبھالی امیر عبدالعزیز امام محمد بن عبدالوہابؒ کے تلمیذ رشید تھے اور ان سے علم دین سیکھتے تھے ۔ امام نے انکی علمی تربیت باحسن طریق انجام دی اور علوم شریعت سے انکی نشوونما کی جب کہ ان کے والد نے انہیں جہاد و امارت کے اسرار و رموز سے آگاہی بخشی ۔ یوں ان میں دو گرانقدر اوصاف ۔ علم اور قوت ۔ بیک وقت جمع ہو گئے ۔

ایک ایسے شخص میں جو مسلمانوں میں زمام کار اور کلید اقتدار ہاتھ میں لے رہا ہو ان دو اوصاف کا اجتماع نہایت عمدہ اور عمیق اثرات کا حامل ہوتا ہے ۔ یہ علماء وحکام کی مشترکہ تربیت کے ثمرات تھے ۔ علماء ، علمِ دین سکھاتے اور حکام جہانبانی و جہانگیری کی تربیت دیتے ۔ سو یہ کتنا عظیم طریقہ تھا ۔ پھر اسکا اثر بھی کتنا عظیم تھا ۔ اس کے علاوہ جو بھی طریقہ ہو گا اسے اسی قدر نقائص لاحق ہوں گے جس قدر وہ اس روش سے دور ہوتا جائے گا ۔

امام عبدالعزیز بن سعود رحمہ اللہ ۔ کے دورِ امارت میں اہل توحید نے معرکہ آرائی کا دائرہ وسیع تر کر دیا ۔ وہ شمشیر وسنان کے ساتھ ساتھ قوت بیان سے مسلح ہو کر میدان میں کود پڑے اور یہ دعوت ہر چھوٹے بڑے دورونزدیک تک پہنچ گئی ۔ اور دعوت و تحریک اپنی قوت و شوکت کے اعتبار سے نکتہ عروج پر تھی اور اس کے حاملین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں وسعت علم کے اعتبار سے بھی یہ سُنہری دور تھا۔

اس لسانی جہاد میں سے (کہ جسے امام عبدالعزیز نے اپنے سوا دوسرے علماء کے ذمے نہیں چھوڑ رکھا تھا) یہ رسالہ بھی ہے۔ جس کے صفحات کی تعداد تو کم ہی ہے لیکن بایں ہمہ یہ تمام مباحث کا خلاصہ اور اہلِ شرک و ضلال کے اعتراضات کے جوابات کا نچوڑ ہے اس میں موضوع کی یکسوئی بھی ہے اور تحقیق کی گہرائی بھی جو قاری کی تشفی کا باعث ہے۔

اس قسم کا جہاد داعیانِ توحید اور دعوت کے معاونین کا فریضہ ہے۔ اس سے پیچھے رہنا قابلِ ستائش بات نہیں ہے۔ بلکہ اہلِ عقل و خرد کے نزدیک لائقِ مذمّت ہے۔ اس سے پیچھے رہ جانے کے نتیجہ میں ناحق خون بھی بہتا ہے اور دعوت کا وجود بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

یہ امر کس قدر پاکیزہ، خوب اور دل کے لئے فرحت وانبساط کا حامل ہے کہ اس رسالہ کی دوبارہ طباعت کا شرف مؤلف گرامی کے بھائی کے پوتے سموالامیر صاحب فضائل بندر بن عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن حفظہ اللہ کو حاصل ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہر کار خیر کی توفیق عطا فرمائے اس رسالہ کی دوبارہ اشاعت دور رس نتائج کی حامل اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہو گی۔

اللہ ربّ العزّت سے اُمیدِ کامل ہے کہ ماضی کی طرح آج کی دُنیا کے لئے بھی اس رسالہ کو فیض رسانی اور ہدایت یابی کا ذریعہ بنائے گا اور توحید کو پھر قوت و اقتدار عطا فرمائے گا۔ اس کے مبلّغین و انصار

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی تعداد میں اضافہ فرمائے گا ۔ بے شک اللہ اس کا والی اور اس پر قادر ہے ۔

آخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمین

وصلی الله علی محمد و آله و صحبه و سلم

صالح بن عبدالعزیز آل شیخ
الریاض۔ ۱۴۰۶/۱۲/۳۰ھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عبدالعزیز بن محمد بن سعود کی جانب سے حرمین شریفین ، مصر و شام و عراق کے علماءِ کرام و قاضیانِ عظام نیز مشرق و مغرب کے علماء میں سے ان تمام لوگوں کے نام جن کی نظر سے یہ پیغام گزرے

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ۔

امابعد !

اللہ ربّ العزت نے ۔ جس کی شان عزیز و جلیل اور جسکی قدرت و اختیار بلند و برتر ہے ۔ بندوں کو بے مقصد و بے فائدہ پیدا نہیں کیا ہے اور نہ انہیں یونہی کُھلا چھوڑا ہے ۔ بلکہ انہیں اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے اس لئے انہیں اپنی اطاعت کا حکم دیا اور اپنے حکم کی مخالفت سے ڈرایا ہے ۔ اور انہیں آگاہ کردیا ہے کہ اعمال کا بدلہ مل کر رہے گا یاتو وہ اپنے عدل سے اپنی پیدا کردہ آگ میں ڈالے گا اور یا اپنے فضل و رحمت سے انہیں اپنی جنّت میں مقام عطا فرمائے گا اس حقیقت کی اللہ تعالیٰ نے اپنی نازل کردہ ہر کتاب میں خبر دی اور اپنے ارسال کردہ ہر رسول کی زبانی یہ پیغام پہنچایا چنانچہ قرآنی آیات اس امر میں صریح اور احادیث نبویہ واضح اور غیر مبہم ہیں ۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ ﴾

سورة الذاريات آية ٥٦ .

" مَیں نے جِنّوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نیز فرمایا۔

﴿ وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّآ إِيَّاهُ ﴾ سورة الإسراء آية ۲۳ ۔

"اور تیرے پروردگار نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ تم صرف اسکی عبادت کیا کرو"

لہذا یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ عبادت ایک جامع کلمہ ہے جو ان تمام اقوال وافعال کو شامل ہے جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور جو اسکی رضا و خوشنودی کا باعث ہوتے ہیں یہ (عبادت) حق تعالیٰ کے جلال و عظمت کے لئے ہی مختص ہے۔ یہی وہ ہدف ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب اور انتہائی پسندیدہ ہے۔ تمام رسول علیہم السّلام اسی کا پیغام دے کر مبعوث فرمائے گئے۔

جیسا کہ حضرت نوح علیہ السّلام نے اپنی قوم سے کہا

﴿ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ﴾ سورة الاعراف-آیة ۵۹

"صرف اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود برحق نہیں"

یہی بات حضرت ہود صالح اور شعیب و دیگر انبیاء کرام علیہم السّلام نے اپنی اپنی قوم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمائی ہر ایک نے یہی کہا کہ

﴿ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ﴾ سورة الاعراف: آیة ۵۹

"صرف اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود برحق نہیں"

یہ اس لیے فرمایا کہ اِلٰہ (معبود) کا لفظ ہر معبود پر بولا جاتا ہے خواہ وہ حق ہو یا باطل۔ جبکہ معبودِ برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ ﴾ سورة محمّد آیة ۱۹

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں"

نیز ارشاد فرمایا:

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ﴾ (٤) سورة النحل آية ٣٦.

"اور ہم نے ہر امت سے ایک رسول مبعوث کیا (اور پیغام دیا) کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت (معبودان باطل) سے اجتناب کرو"

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا

﴿ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ﴿٢٥﴾ ﴾ (٥) سورة الأنبياء آية ٢٥ .

"اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول بھی ایسا نہیں بھیجا جسے یہ وحی نہ کی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں لہذا صرف میری عبادت کرو۔"

فصل

جب ہم اللہ تعالیٰ کے کلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی احادیث اور امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، اور امام احمد بن حنبل اور دیگر آئمہ سلف رحمہم اللہ کے اقوال سے یہ جان چکے اور اچھی طرح سمجھ چکے ہیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا معنیٰ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر معبود کو چھوڑ دینا اور عبادت کو تنہا اسی کے لئے خاص کر دینا ہے۔

اور یہ کہ توحید عبادت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے اپنے تمام افعال جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یا اپنے رسول اللہ صلی علیہ وسلّم کے ذریعہ حکم فرمایا ہے۔ صرف اسی کے لئے مختص

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر دیں۔ کیونکہ اگر یہ افعال غیر اللہ کے لئے بھی کئے جائیں گے تو یہ بات اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر کو معبود بنانے کے مترادف ہو گی۔ خواہ ایسا کرنے والے کو اس کا شعور نہ بھی ہو۔ اس لئے کہ مشرک مشرک ہے وہ مانے یا نہ مانے، جانے یا نہ جانے اور توحید صرف اسی چیز کا نام نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کے افعال (مثلاً زمین و آسمان کی تخلیق شب وروز بنانے، بندوں کو رزق مہیا کرنے اور ان کے امور میں تصرّف کرنے) میں یکتا اور لا شریک مان لے۔ کیونکہ اتنا تو مشرکین بھی مانتے تھے مگر اس عقیدہ نے انہیں دائرہ اسلام میں داخل نہیں کیا۔ اس عقیدہ کو توحیدِ ربوبیّت کہا جاتا ہے۔

عبادت کا لغوی اور شرعی مفہوم

لغوی اعتبار سے عبادت عاجزی اور فروتنی کو کہتے ہیں۔

اور شریعت میں عبادت سے مُراد بندوں کے وہ اقوال و اعمال ہیں جو منطقی قیاس اور عقلی تقاضوں سے قطعِ نظر اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ جلال و عظمت کے ساتھ خاص ہیں۔ مثلاً نفع و نقصان پہنچانے جیسے امور ہیں کہ جن پر اللہ کے سوا کوئی قادِر نہیں، اللہ تعالیٰ سے دُعا کرنا، اس سے اُمید باندھنا، اس پر توکّل کرنا، مناسک اور نذر کے لئے جانور ذبح کرنا انابت، رجوع، عاجزی اور خضوع کا اظہار کرنا وغیرہ۔ یہ سب امور سجدہ، تسبیح و تحلیل کی طرح اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ عظمت و جلال کے ساتھ مختص ہیں۔

یہ سب امور "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" کے معنی و مفہوم میں شامل ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

توحید کے دونوں حصّوں میں کوئی حصّہ بھی دوسرے سے مستغنی نہیں کرتا۔ بلکہ ان میں سے ہر ایک کا صحیح ہونا دوسرے کے وجود کے ساتھ مربوط و مشروط ہے۔

جب ہم یہ سب کچھ جان کر اس کے مطابق عمل پیرا ہوئے تو دین میں اپنی مرضی چلانے والے ہمارے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہمیں بِدعتی اور خارجی قرار دیا۔ ہمیں اور ہمارے اتباع کو یہود و نصاریٰ سے بدتر کہا گیا۔ مخالفین سے ہمارا تنازعہ عام گناہوں اور انکی اقسام یا اجتہادی مسائل میں نہیں۔ نہ ان میں ہمارے اور انکے درمیان کوئی اختلاف ہے۔ ہمارا اختلاف تو عبادت کی تمام اقسام اور شرک کی جملہ انواع کے متعلق ہے۔

فصل

تو ہمارا موقف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کارساز اور مددگار نہیں ہے۔ تمام شفاعت کرنے والے۔ یعنی ان کے سردار اور افضل ترین حضرت محمّد صلی اللہ علیہ و سلم ہوں یا ان کے علاوہ کوئی اور۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کسی کی شفاعت نہیں کریں گے، ارشادِ ربانی ہے

﴿ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشۡفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذۡنِهِۦ ﴾ سورة البقرة آية ٢٥٥

"کون ہے جو اُس کے دربار میں شفاعت کر سکے مگر اُس کے اذن سے"

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ أَفَحَسِبَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ أَن يَتَّخِذُوا۟ عِبَادِى مِن دُونِىٓ أَوْلِيَآءَ ﴾

سورة الكهف آية ١٠٢ .

" تو کیا کفر کرنے والے لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو دوست اور سرپرست بنالیں گے "

نیز فرمایا:

﴿ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ٱرْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِۦ مُشْفِقُونَ ﴾

سورة الأنبياء آية ٢٨ .

" وہ شفاعت نہیں کرتے مگر ان کی جنہیں وہ پسند فرمائے اور وہ اس کے خوف سے لرزاں ہیں "

یہ بھی فرمایا:

﴿ قُل لِّلَّهِ ٱلشَّفَٰعَةُ جَمِيعًا ﴾ سورة الزمر آية ٤٤ .

" کہہ دو تمام شفاعت تو اللہ کے اختیار میں ہے "

نیز فرمایا:

﴿ وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ لَا تُغْنِى شَفَٰعَتُهُمْ شَيْـًٔا ﴾

سورة النجم آية ٢٦

" آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں جن کی شفاعت کسی کے کچھ کام نہیں آتی "

جب صورتِ حال یہ ہے تو پھر شفاعت کی حقیقت سب کی سب اللہ تعالیٰ کے قبضہ و اختیار میں ہے ۔ لہذا اس جہان میں اس کی پاک بلند ذات کے سوا کسی سے شفاعت کا سوال نہیں کیا جاسکتا ۔ تمام انبیاءؑ و اولیاءؒ میں سے کسی کو بھی اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان ۔ حصولِ خیریا دفعِ ضرر کے لئے ۔ واسطہ یا وسیلہ نہیں بنایا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جاسکتا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کا کوئی حق ان میں سے کسی کو دیا جاسکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حق ان ہستیوں کے حقوق سے حقیقت کے اعتبار سے مختلف ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حق تو یہ ہے کتاب وسُنّت میں مقرر کئے گئے طریقے کے مطابق اسکی عبادت (بشمول اسکی انواع کے) بجا لائی جائے۔

اور اس کے انبیاء علیہم السّلام کا حق یہ ہے کہ ان پر اور ان کے لائے ہوئے پیغام و شریعت پر ایمان لایا جائے۔ ان کے ساتھ ربط وعقیدت رکھتے ہوئے ان کی نصرت تائید کی جائے۔ ان کی توقیر و احترام کیا جائے اور اس نورِ حق کی اتّباع کی جائے جو ان کے ہمراہ نازل کیا گیا۔ اور ان کی محبّت کو جان، مال، اولاد، اور تمام انسانوں پر مقدّم رکھا جائے۔

اس ضمن میں سچّا ہونے کی علامت یہ ہے کہ ان کے طریقِ کار و اُسوہ کی پیروی کی جائے اور اس شریعت پر ایمان لایا جائے جو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر آئے ہیں۔

ارشادِ ربانی ہے:

﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِى يُحْبِبْكُمُ ٱللَّهُ﴾

سورة آل عمران آية ٣١ .

"کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبّت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبّت کرے گا"

نیز ان کے معجزات پر ایمان لایا جائے۔ اس بات کی شہادت دی جائے کہ انہوں نے اپنے ربّ کی طرف سے دیئے گئے پیغامات کو اس کے بندوں تک پہنچا دیا ہے۔ امانت ادا کر دی اور اُمّت کی خیر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خواہی کا حق ادا کردیا ہے۔ اور یہ کہ حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری اور سب سے افضل نبی ہیں۔ نیز انبیاء علیہم السّلام کی اس شفاعت کو تسلیم کیا جائے جس کا اثبات اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ جو اس کی اجازت سے اہلِ توحید میں سے ان لوگوں کے لئے ہوگی جن سے وہ راضی ہوگا۔

جہاں تک مقامِ محمود کا تعلق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور اس کی عظمتِ شان بیان فرمائی ہے، تو وہ صرف ہمارے نبی حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم کے لئے مختص ہے۔

اسی طرح اولیاء اللہ کا حق یہ ہے کہ ان سے محبّت کی جائے ان کے لئے اللہ کی رضوان کی دُعا کی جائے۔ ان کی کرامات پر ایمان لایا جائے۔ نہ یہ کہ ان سے دُعائیں مانگی جائیں کہ وہ ایسی بھلائی مہیّا کریں جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قدرت نہیں رکھتا یا ایسے نقصان کو روکیں یا دُور کریں جسے روکنے یا دُور کرنے کی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی میں طاقت نہیں۔

کیونکہ اس طرح پکارنا تو عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تقدّس و جلال کے لئے مختص ہے۔

مگر یہ بھی تب ہے کہ جب کسی کی ولایت پایہ ثبوت کو پہنچ جائے۔ کسی خاص شخص کے متعلق اس مرتبہ پر فائز ہونے کی اُمّید تب ہو سکتی ہے کہ اس کا متبع سُنّت ہونا ظاہر و باہر اور شک و شبہ سے بالا تر ہو نیز تمام احوال میں تقویٰ اس کا شعار ہو۔ ورنہ آج کل تو ہر شخص ولی بنا بیٹھا ہے جو لمبی تسبیح لے، آستین دراز کرے تہہ بند لٹکائے، بوسہ کے لئے ہاتھ آگے بڑھائے۔ خاص شکل و

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صورت بنالے ڈھول اور سنکھ ساتھ رکھے ۔ اللہ کے بندوں کے لئے جھوٹے دعوؤں کا جال بچھا کر ظالمانہ طریقے سے ان کے اموال ہڑپ کر لے اور شریعت و سُنّتِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم سے رُو گردانی کرے لوگ اسے ولی سمجھنے لگتے ہیں ...... والعیاذ باللہ ۔

ہماری دعوت تو صرف یہ ہے کہ قرآن عظیم ، ذکرِ حکیم پر عمل کیا جائے جو ایسے لوگوں کے لئے کافی ہے جو عبرت حاصل کرتے اور تدبّر کرتے ہوں نیز نگاہ بصیرت وا رکھتے اور غور و فکر سے کام لیتے ہوں کیونکہ قرآن اللہ تعالیٰ کی حُجّت اور اس کا عہد و پیمان ہے ، اس کے وعدہ اور وعید پر مشتمل ہے ۔ جو اس کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اس کا پیرو بنا تو اس کا مقدّر جاگ اٹھا ۔ اس کی سعادت مندی واضح ہو گئی اور جس نے اس کی مخالفت کی اپنی خواہشات نفس کا غلام بنا تو وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہوا ۔

توحید اجتہادی مسئلہ نہیں ہے اس میں تقلید کی گنجائش ہے نہ ضد کی ۔ ہم صرف ایسے شخص کو کافر قرار دیتے ہیں جو ہمارے دین کے امرونہی کا منکر ہو ۔ اللہ تعالیٰ کی واجب کردہ توحید پر عمل پیرا نہ ہو بلکہ اس کے برخلاف شرکِ اکبر کا مرتکب ہو ۔ جو ایسا گناہ ہے کہ کبھی معاف نہیں ہو گا ۔ جیسا کہ ہم عنقریب اسکی انواع واقسام کا تذکرہ کریں گے ۔ اسے دین بنالے اور سرکشی اور عناد کی راہ چلتے ہوئے اسے توسّل کا نام دے دے ۔ اہلِ شرک سے محبّت وارتباط رکھے اور ہمارے خلاف ان کی پیٹھ ٹھونکے ۔ ارکانِ دین کو قائم نہ کرے اور ہماری دعوت قبول کرنے سے اعراض کرے ۔ ہمارے خلاف جنگ کا حکم دے اور ہمیں اللہ کے سچّے دین سے ہٹا کر اپنی طرح شرک کی راہ

www.KitaboSunnat.com
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پر لگانا چاہے ۔ اور ہم سے وہ سب کام کرانا چاہے جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے ۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے نُور کو پُورا کئے بغیر رہنے کا نہیں اگرچہ مشرکوں کو بُراہی لگے ۔

ان لوگوں کے پاس ہمارے خلاف کوئی دلیل نہیں سوائے اس کے کہ جسے پُکارا جاتا ہے وہ تو محض شفاعت کرنے والا ہے اسکی حیثیت تو وسیلہ کی ہے ۔ جبکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ فوت شدہ بزرگوں اور دُور دراز رہنے والے زِندوں کو پُکارنے والے اور ان کے نام کی دھائی دینے والے تو ان سے مصائب سے نجات، غم واندوہ سے چھٹکارا، بیماروں کے لئے تندرستی، مریضوں کے لئے صحت، رزق کی فراوانی، معدوم کو وجود بخشنے نیز بحروبر میں دُشمنوں پر اپنے غلبے کی دُعائیں مانگتے ہیں ۔ ان لوگوں نے توسّل اور شفاعت پر اکتفا نہیں کیا (بلکہ اس سے تجاوز کیا ہے) جبکہ ہمارے عقیدے کا خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ آخرت میں شفاعت برحق ہے لیکن اس کی متعدد اقسام ہیں جن کا تذکرہ اپنے مقام پر ہو گا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی شفاعت پر ایمان لائے بلکہ آپ کے علاوہ دُوسرے شفاعت کرنے والوں کو بھی مانے ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی شفاعتِ عُظمیٰ (جو تمام اہلِ محشر کے لئے ہو گی) کے سوا شفاعت کا تعلق اشخاص کے ساتھ نہیں بلکہ اس کا حصول ایک وصف کے ساتھ مشروط ہے اور وہ یہ ہے کہ طالِب شفاعت کی مَوت حالتِ شرک میں واقع نہ ہوئی ہو ۔

چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہر نبی کی ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دُعا ہے جو بالضرور مقبول ہوتی ہے ۔ مَیں نے اپنی دُعا اپنی اُمّت کے لئے شفاعت کرنے کے موقع کے لئے اٹھا رکھی ہے ۔ یہ شفاعت تم میں سے ہر اُس شخص کو نصیب ہو گی جو حالتِ شرک پر نہ مرا ہو۔ اسی طرح حضرت انس بن مالِک رضی اللہ عنہ سے شفاعت کے متعلّق جو طویل حدیث مروی ہے (۱) اور حضرت ابوہریرہ کی وہ حدیث جس میں ذراع کا ذکر ہے اور جسے بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہے(۲) ان دونوں حدیثوں کا مفہوم بھی یہی ہے کہ شفاعت صرف اہلِ توحید کے لئے ہے اہلِ شرک کے لئے نہیں ، تو یہ شفاعت جب ایک صفت کے پائے جانے کے ساتھ مشروط ہے تو اسکی اُمّید تو اس صفت کے موجود ہونے کی صورت میں ہی کی جاسکتی ہے ۔

فصل

ہر مسلمان کا حتمی فریضہ ہے کہ اپنی ہمّت و عزیمت کو بارگاہِ الٰہی کے لئے مختص کردے ۔ اس طرح کہ صرف اُسکی جانب متوجّہ

۱۔ اس مشہور حدیث کی طرف اشارہ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ محشر میں پریشان پھریں گے ۔ اور یکے بعد دیگرے بہت سے انبیاء و رسل علیہم السلام سے شفاعت کی درخواست کریں گے لیکن وہ سب معذرت کریں گے اور بالآخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے کا مشورہ دیں گے جس کے بعد لوگ آپؐ کی خدمت میں آئیں گے اور آپؐ شفاعت فرمائیں گے ۔

۲۔ ذراع ۔ عربی زبان میں دستی کو کہتے ہیں ۔ اس حدیث میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبریٰ کا تذکرہ ہے ۔ اسکے شروع میں ہے کہ ایک روز آپؐ کی خدمت میں گوشت لایا گیا ۔ اور ذراع (دستی) آپؐ کو پیش کی گئی کیونکہ آپؐ کو بہت مرغوب تھی ۔ اس مناسبت سے اس حدیث کو حدیث ذراع کہا جاتا ہے ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہو ، اُسی پر توکّل کرے ۔ اسکی کما حقّہٗ بندگی کرنے کی کوشش کرے؛ جب اس طرح مُوَحِّد ہونے کی حالت میں مرے گا تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کے متعلق اپنے نبی کی شفاعت قبول فرمائیں گے ۔

اس کے برعکس جس نے ان تمام امور کو پسِ پُشت ڈالا اور ان سے متضاد امور کا مرتکب ہوا مثلاً غیر اللہ کی طرف متوجّہ ہو، اس پر بھروسہ کرے، اُس سے ایسی چیزوں کی اُمّید رکھے جن کا اللہ کے سوا کسی سے ملنے کا امکان نہیں، اس کی شفاعت پر نگاہ رکھے، اسی کی شفاعت کے سہارے بیٹھ رہے اسکی دُعا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلّم یا کسی دُوسرے انسان سے کرتا رہے ۔ اور اس حتّی فریضہ کو چھوڑے رکھے جو عبادت کو اللہ تعالیٰ کے لئے خاص کرنے اور شفاعت کی دُعا اسی سے مانگنے کی صُورت میں اس پر عائد تھا ۔ تو اس کا یہ عقیدہ و عمل تو بعینہٖ مشرکین کا سا ہے ۔ کائنات میں جس قدر فساد ہے اسی فاسد اعتقاد سے پیدا ہوا ہے ۔

(اسی فاسد عقیدے کے خاتمہ کے لئے) اللہ تعالیٰ نے اپنی اجازت کے بغیر شفاعت کی کامل طور پر نفی کر دی ہے چنانچہ (صاف صاف فرما دیا کہ) اسکے ہاں اس کی اجازت کے بغیر کوئی شفاعت نہ کر سکے گا ۔ نہ کوئی فرشتہ اور نہ کوئی نبی و مرسل اور نہ کوئی اور ۔ اس لئے کہ بغیر اجازت شفاعت کرنے والا تو مقصود کے حصول میں شریک ہوتا ہے ۔ کیونکہ وہ اپنی شفاعت کے ذریعہ اس پر اثر انداز ہوتا ہے اور اسے اپنا کام کرنے پر مجبور کر دیتا ہے، خصوصاً جب یہ شفاعت اجازت کے بغیر ہو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا تو کسی طرح سے بھی کوئی شریک و سہیم نہیں ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کسی دوسرے کی کسی طرح سے مدد کرنے والا دراصل اس کا ساتھ دے کر اس کی تنہائی ختم کر دیتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اُس کی یکتائی کو کوئی بھی کسی طرح سے بھی نہیں ختم کر سکتا اِسی لئے اللہ ربّ العزت نے فرمایا

﴿ قُل لِّلَّهِ ٱلشَّفَـٰعَةُ جَمِيعًا ﴾ سورة الزمر آية ٤٤ .

"کہہ دو شفاعت تو مکمل طور پر اللہ کے قبضہ میں ہے"

نیز فرمایا

﴿ وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَٰدَىٰ كَمَا خَلَقْنَـٰكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُم مَّا خَوَّلْنَـٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُورِكُمْ ۖ وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ ٱلَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَـٰٓؤُا۟ ۚ لَقَد تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنكُم مَّا كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٩٤﴾ ﴾

سورة الأنعام آية ٩٤ .

"اور تم ہمارے پاس اسی طرح تنہا آئے ہو جیسا کہ ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور ہم نے تمہیں جو چیزیں عطا کی تھیں وہ تم اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہو۔ اور ہم تمہارے ہمراہ وہ سفارشی بھی نہیں دیکھتے جنہیں تم ہمارے شریک باور کرنے لگے تھے یقیناً تمہارے تعلقات ٹوٹ چکے۔ اور تم سے وُہ سب کچھ جاتا رہا جو تم گمان کئے ہوئے تھے۔"

لہٰذا جو شفاعت کی دُعا کسی اور سے مانگتا ہے تو گویا یہ سمجھے ہوئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت اور اس کی مرضی کے بغیر بھی کسی کے لئے شفاعت کی جاسکے گی۔ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ مَا لَكُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَلِىٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٤﴾ ﴾

سورة السجدة آية ٤

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کار ساز اور شفیع کوئی نہیں ہے، کیا تمہیں یہ بات یاد نہیں آتی"

نیز فرمایا:

﴿وَأَنذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۙ لَيْسَ لَهُم مِّن دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ﴾

سورة الأنعام آية ٥١ .

"اور اس (قرآن) کے ذریعہ ان لوگوں کو ڈراؤ جو اس بات سے خوف محسوس کرتے ہیں کہ اپنے رب کے حضور پیش کئے جائیں گے جہاں ان کا کوئی کار سـ ـر شفاعت کرنے والا اسکے سوا نہ ہو گا۔"

اور نصوص شریعت میں الفاظ کے عموم پر اعتبار کیا جاتا ہے۔ سبب کے خاص ہونے کا نہیں ۔ نص کو اس کے سبب تک محدود نہیں کیا جاتا البتہ اس کی روشنی میں اسے سمجھا جاتا ہے ۔

فصل

جہاں تک اللہ تعالیٰ سے کسی دوسرے کے لئے دُعا مانگنے کا تعلق ہے تو اس باب میں سُنّت یہ رہی ہے کہ زندہ آدمی سے ہر اس چیز کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے جس پر اسے قدرت حاصل ہے ۔

مسلمانوں کا آپس میں ایک دُوسرے کے لئے دُعا مانگنا مستحب ہے اس کے متعلق صحیح مسلم وغیرہ میں احادیث و آثار وارد ہیں ۔ اور اگر یہ دُعا میّت کے لئے ہو تو اس کی اور بھی تاکید کی گئی ہے ۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ دفن کے بعد آپ قبر پر کھڑے ہوتے اور فرماتے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(استغفروا لأخيكم واسألوا له التثبيت فإنه الآن يسأل)

" اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور اس کے لئے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو کیونکہ اس وقت اس سے سوال ہو رہا ہے ۔"

گویا دفن ہونے کے بعد میّت دُعاؤں کی زیادہ محتاج ہے ۔

چنانچہ مسلمان نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو میّت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتے ہیں ۔ اور نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے حضور اسکی شفاعت کرتے ہیں یہ نہیں کہ اس سے مانگتے ہوں ۔ لیکن اہلِ بِدعَت و شرک نے اس کے لئے دُعا مانگنے کی بجائے اس سے فریاد کرنا اور مدد مانگنا شروع کر دیا ۔ اور مصیبت کے وقت اس کے نام کی دُھائی دینا شروع کر دی اور اُس ذاتِ اقدس کو بھول گئے جس کے قبضۂ قدرت میں زمین و آسمان کی بادشاہی ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اس کے خلاف کوئی پناہ نہیں دے سکتا ۔

اسی طرح انہوں نے اس زیارت (قبور) کا مقصد بھی بدل کر رکھ دیا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میّت کے ساتھ حُسنِ سلوک اور آخرت کی یاد دھانی کے لئے مشروع فرمایا تھا اور اس کی بجائے خود میّت سے مانگنا اور اس قطعۂ زمین (جس میں وہ دفن ہے) میں خاص طور پر دُعا کے لئے جانا مقصد بنا لیا ۔ حالانکہ دُعا عبادت کا مغز ہے پھر ان مقامات پر اس حضوری قلب اور خشوع سے دُعا مانگتے ہیں کہ جس کا عشرِ عشیر بھی نماز اور مساجد میں نہیں کرتے ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور جب یہ معلوم ہو چکا کہ دُعا تمام مسلمانوں کے لئے مشروع ہے تو تمام انسانوں میں سب سے زیادہ حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا ہے کہ ان پر صلوۃ و سلام پڑھا جائے اور ان کے لئے وسیلہ کی دُعا کی جائے ۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا :

(إذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل مايقول ثم صلوا عليَّ فإنه من صلى عَلَيَّ مرة صلى الله عليه بها عشراً ثم سلوا الله لي الوسيلة فإنها درجة في الجنة لاينبغي أن تكون إلا لعبد من عباد الله ، وأرجو أن أكون ذلك العبد فمن سأل الله لي الوسيلة حلت له شفاعتي يوم القيامة)

"جب اذان سنو تو وہی الفاظ دہراؤ جو مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کی دُعا کرو جو جنّت میں ایک خاص مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے تمام بندوں میں سے صرف ایک کے لئے سزاوار ہے مجھے امید ہے وہ بندہ میں ہی ہوں گا ۔ تو جس نے اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کی دُعا کی اس کے لئے قیامت کے دِن میری شفاعت ثابت ہو گئی"

دُنیا میں شفاعت طلب کرنا درحقیقت اپنے قول و عمل کو نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی لائی ہوئی شریعت کے مطابق کرتے ہوئے اس سبب کا حصول ہے جو شفاعت کا باعث ہو گا۔

اس دُعا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے لئے وسیلہ کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سوال کیا گیا ہے حالانکہ وہ آپ کے لئے حتمی طور پر ثابت ہو چکا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اظہار اور آپ کے نام کا غلغلہ ہو۔ نیز اس دعا کا ثواب ہمیں ملے گا۔ تو یہ ہے دعائے ماثور جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ اور منع کردہ دُعا کے مابین حدِ فاصل بھی ہے۔

اَئمۂ اربعہ اور دیگر ائمۂ سَلَف میں سے کسی ایک نے بھی ہمارے علم کے مطابق یہ بات ذکر نہیں کی کہ وفات کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے استغفار یا کسی اور چیز کا سوال کیا جاسکتا ہے۔

اسماعیل بن اسحٰق نے "بسوط" میں امام مالک سے اور قاضی عیاض نے اپنی کتاب "الشفاء" اور "مشارق الانوار" وغیرہ میں اصحابِ مالِک کے واسطے سے امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہے کہ

" میری رائے یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس کھڑا ہو کر دعا نہ کرے بلکہ سلام کرے اور گزر جائے"

"بسوط" میں امام مالک کا یہ قول بھی منقول ہے کہ جو سفر سے آیا ہو یا روانہ ہو رہا ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے سامنے کھڑا ہو، درود و سلام پڑھے آپ کے لئے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے لئے دعا کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ امام صاحب سے پوچھا گیا کہ کچھ لوگ اہلِ مدینہ میں سے ایسے ہیں جو سفر سے واپس آرہے ہوتے ہیں نہ سفر پر جارہے ہوتے ہیں پھر بھی روزانہ ایک یا ایک سے زیادہ مرتبہ ایسا کرتے ہیں کہ قبر شریف کے پاس آکر سلام کرتے ہیں اور پھر کچھ دیر دُعا کرتے ہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا مجھ تک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام یا فقہائے مدینہ میں سے کسی سے بھی یہ روایت نہیں پہنچی کہ اس نے ایسا کیا ہو۔ اور اس امت کے آخری لوگوں کے لئے بھی وہی بات درست ہے جو پہلوں کے لئے درست تھی ۔ مجھے اس امت کے سابقین اولین سے یہ بات نہیں پہنچی کہ وہ بار بار قبر شریف پر آتے ہوں بلکہ وہ اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے تھے ۔ کوئی سفر سے لوٹا ہو تو دوسری بات ہے اگرچہ متاخرینِ فقہاء کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ قبر شریف کے پاس آیت " ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاءوک " تلاوت کی جائے ۔ لیکن ان میں سے بھی کسی نے یہ نہیں کہا کہ صاحبِ قبر صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا مانگی جائے ۔ بلکہ ان (متاخرین فقہاء) سے بھی محفوظ ذرائع سے یہی منقول ہے کہ فوت شدہ اور غائب افراد سے کچھ نہیں مانگا جاسکتا ۔ ان سے استغفار کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے نہ کسی اور چیز کا اور قبر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی برزخی ہے اور اس امر کی مقتضی نہیں کہ آپ سے دُعا مانگی جائے ۔ آپ کے صحابہؓ کو اس کا ہم سے زیادہ علم تھا ۔ ان میں سے کوئی بھی قبر شریف کے پاس اس لئے نہیں آتا تھا کہ وہاں آپ سے کچھ مانگے یا کسی امر میں آپ سے مدد چاہے ۔

جبکہ حدیث سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قبر پر عید اور تہوار کا سا منظر بنانے سے منع فرمایا ہے ابو یعلی الموصلی نے اپنی مسند میں علی بن الحسین (زین العابدین) سے نقل کیا انہوں نے کہا میں تمہیں ایک حدیث سُناتا ہوں جو میں نے اپنے والدِ گرامی سے اور انہوں نے اسے جدِ امجد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی کہ آپ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا

"میری قبر کو میلہ نہ بنا لینا اور نہ اپنے گھروں کو قبریں بنا لینا مجھ پر درود و سلام پڑھو۔ کیونکہ تم جہاں بھی ہو تمہارا سلام مجھے پہنچتا ہے" اس حدیث کو ابو عبداللہ محمد بن عبدالواحد المقدسی نے اپنی کتاب "مختارات" میں روایت کیا ہے۔

اور سعید بن منصور نے السُّنن میں ابو سعید مولی المهری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"میری قبر کو عید یا میلہ گاہ نہ بنا لینا اور اپنے گھروں کو قبریں نہ بنا لینا اور مجھ پر درود و سلام بھیجو تم جہاں بھی ہو تمہارا درود مجھ پر پہنچتا ہے۔" (یہ حدیث ابوداؤد نے حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت کی ہے)

اور سعید بن منصور نے حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے یہ دونوں حدیثیں اگرچہ مرسل ہیں لیکن ان کی تقویت صحیحین میں مروی حضرت ابوھریرۃ اور ابو سعید کی روایت کردہ اس مرفوع حدیث سے ہوتی ہے۔ کہ

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مساجد یعنی مسجد حرام، مسجد اقصی اور میری اس مسجد (مسجد نبوی) کے سوا کسی بھی جگہ کے لئے باقاعدہ سواریاں تیار کر کے بقصد زیارت سفر نہ کیا جائے"

اس حدیث کے صحیح ثابت ہونے پر اہل علم کا اتفاق ہے۔

اور اسے تمام اہلِ اسلام کی جانب سے تلقی بالقبول کا درجہ حاصل ہے

اور اگر اس حدیث کا معنی یہ ہو کہ مذکورہ تین مساجد کے سوا کسی اور مسجد کے لئے سواریاں تیار کر کے سفر نہ کرو تو اسکا مطلب یہ ہوا کہ ان تین مساجد میں نماز، دعا، ذکر اور تلاوت قرآن اور اعتکاف کے لئے سفر کر کے جانا منجملہ نیک اعمال میں سے ہے۔ لیکن ان کے سوا کسی مسجد کی طرف اس طرح سفر مشروع نہیں ہے اور اس امر پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اہلِ علم کا اتفاق ہے ۔ حتیٰ کہ مسجدِ قبا کی زیارت کا قصد بھی کسی قریبی مقام سے مستحب ہے دُور سے سفر اختیار کرنا اس کے لئے بھی مشروع نہیں ہے ۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ کے روز سوار یا پیادہ مسجد قبا تشریف لے جاتے تھے اور صحیح بخاری کی روایت کے مطابق حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی معمول تھا ۔

اور جس طرح مسجدِ قبا کی اساس تقویٰ پر ہے تو اس وصف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد اس سے زیادہ ہے ۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ وہ کونسی مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے تو آپ نے فرمایا "میری یہ مسجد" تو ہر دو مساجد کی اساس تقویٰ پر ہے لیکن آپ کی مسجد کی خصوصیّت یہ ہے کہ وہ اس وصف میں دوسری مساجد کے مقابل زیادہ مقام رکھتی ہے ۔ چنانچہ آپ جمعہ کی نماز تو اپنی مسجد میں ادا کرتے اور مسجد قبا میں ہفتہ کے دن تشریف لے جاتے ۔

جب ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف بقصدِ زیارت سفر جائز نہیں ہے حالانکہ اس مسجد کے شہر والوں کے لئے وہاں جانا کبھی واجب ہوتا ہے (مثلاً جمعہ اور نماز باجماعت کے لئے) اور کبھی مستحب ہوتا ہے (جیسا کہ اہلِ مدینہ کے لئے مسجد قبا جانا) اور یہ بھی معلوم ہے کہ مسجد کی طرف جانے کی فضیلت میں بے شمار احادیث وارد ہیں ۔ تو صرف قبروں کی زیارت کے قصد سے سفر کرنا تو بالاولیٰ ممنوع ہو گا ۔ لہٰذا بادشاہوں اور اہلِ بدعت کے ہاں بکثرت پھیلی ہوئی فاسد عادات سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ

وہ تمام احادیث جنہیں دار قطنی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی قبر کی زیارت کے سلسلے میں روایت کیا ہے سب کی سب گھڑی ہوئی اور جھوٹی ہیں ۔ اس پر اہلِ علم کی غالب اکثریت کا اتّفاق ہے ۔ جن میں حافظ ابنِ صلاح، ابنِ جوزی ، ابنِ عبدالبرؒ ، ابوالقاسم سھیلی ، ان کے شیخ ابن العربی مالکی ، اور شیخ الاسلام تقی الدّین ابن تیمیہؒ شامل ہیں ۔ ان احادیث کو (موضوع کی بجائے) ضعیف قرار دینے والے بہت ہی کم ہیں اسی طرح انہیں روایت کرنے میں دار قطنی باقی اصحاب سُنن کے مقابلہ میں تنہا ہیں ۔ جبکہ تمام ائمہ کی رائے اس کے برعکس ہے ۔

اس سلسلے میں سب سے معتبر حدیث ابوبکر بزار اور ابن عساکر کی ہے ۔ جسے قشیری، ابن صلاح اور اصول حدیث پر گہری نظر رکھنے والے دیگر علماء نے نقل کیا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارتِ قبور کی مطلقاً اجازت فرمائی ہے ۔ جبکہ پہلے منع کردیا تھا ۔ جیساکہ صحیح بخاری میں ہے ۔

یہ زیارت ان قبروں کی ہوگی جن کے لئے سفر کا اہتمام نہ کرنا پڑے ۔ کیونکہ جیساکہ بیان ہوچکا احادیث میں اسکی ممانعت آئی ہے

فصل

چونکہ مسجد نبوی کی زیارت کے لئے مشروع سفر سے مقصود وہاں نماز ادا کرنا ہوتا ہے اس لئے قبر شریف کی زیارت بالتبع اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں داخل ہے - کیونکہ وہ مستقل طور پر مقصود نہیں ہے - لہذا زیارت تو مشروع ہے اس کے مستحب ہونے پر اجماع ہے بشرطیکہ قبر شریف کے پاس کوئی ممنوع کام نہ کیا جائے جیسا کہ امام مالکؒ سے منقول قول ذکر کیا جا چکا ہے -

اور یہ جو امام غزالی رحمہ اللہ اور ان کی موافقت کرنے والے متاخرین فقہاء سے منقول ہے کہ قبر شریف کی زیارت کے لئے بھی سفر جائز ہے تو انکی مراد ایسا سفر ہے جس سے مقصود نبی صلی اللہ علیہ

وسلم پر درود وسلام اور آپ کے لئے وسیلہ کی دعا، اور صاحبین رضی اللہ عنہما کے لئے سلام ہے - اس میں وہاں پر نماز اور دعا کرنا شامل نہیں ہے -

آپ کی قبر کے پاس نماز کا قصد نہیں کرنا چاہیے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیائے کرام علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے - اور اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں لعنت کا وارد ہونا صرف کراہت کا نہیں بلکہ حرمت اور شدید گناہ کا مقتضی ہوتا ہے -

اس لئے کہ آپ نے خود فرمایا:

"اے اللہ میری قبر کو ایسا بت نہ بنانا جس کی عبادت ہوتی ہو - اس قوم پر اللہ کا شدید غضب ہوا جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا ہے"

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے "الامداد شرح الارشاد" میں لکھا ہے کہ از رہِ تقرب وثواب سفر کرنے والے کو مسجدِ نبویؐ کی زیارت کا قصد کرنا چاہیے تاکہ قبر شریف کی زیارت اس کے تابع ہو -

انبیاء کرامؑ اور صالحینؒ کی قبروں کو مساجد بنا لینے نے ہی بہت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سی اُمّتوں کو شرکِ اکبر یا اس سے کم تر یعنی شرکِ اصغر کے گڑھے میں گرادیا ہے ۔ چنانچہ کچھ لوگوں نے نیک لوگوں کی مُورتیوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک سمجھا ۔ جیسے کہ حضرت نوح علیہ السّلام کی قوم نے " ود ، سواع ، یغوث " کے ساتھ کیا ۔ یا کواکب کے طلسماتی اثرات کی تصاویر بنا کر عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ تصاویر ان کی باتیں سمجھتی اور ان کی سفارش کرتی ہیں ۔

انسانی نفسیات کو مدِ نظر رکھا جائے تو کسی لکڑی یا پتّھر کے مقابلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلّم یا کسی نیک سمجھے جانے والے شخص کی قبر کے ذریعہ شرک میں مبتلا ہونے کا امکان کہیں زیادہ ہے ۔ چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ شرک میں مبتلا لوگ قبروں کے پاس ایسے خشوع خضوع کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ جیسا اللہ تعالیٰ کے حضور نماز میں بھی ہنیں کرتے ۔ یہ لوگ ان قبروں والوں سے دُعائیں اور التجائیں کرتے ہوئے ان کی عبادت میں مشغول نظر آئیں گے، کوئی فریاد کر رہا ہے، کوئی دشمن پہ فتح پانے کا سوال کررہا ہے ۔ کوئی رِزق میں فراوانی اور اضافہ کا طالب ہے، کوئی عافیّت کا متلاشی ہے ۔ اور کوئی قرض کی ادائیگی کا طلب گار ہے ۔ اسی پر بس ہنیں اپنی اُمیدیں بر آنے یا کسی خوف سے نجات کے لئے وہاں نذریں مانتے ہیں ۔ قبروں پر میلے لگاتے ہیں ان کا طواف کرتے ہیں انہیں چومتے چاٹتے ہیں، انکی خاک پر اپنے رُخسار رگڑتے ہیں ۔ اس طرح کئی قسم کی عبادات بجا لاتے ہیں ۔ اور قدیم بُت پرست جس طرح اپنے بُتوں سے خواستگار ہوتے تھے کہ اللہ کے ہاں ان کی سفارش کریں ۔ اسی طرح یہ مشرک بھی اپنے " بزرگوں " سے حاجت روائی اور مُشکل کشائی چاہتے ہیں ۔ اور مصیبت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے وقت ان کے نام کی دُھائی اس طرح دیتے ہیں جیسے کوئی بے بس اور لاچار اللہ وحدہٗ لاشریک، یکتا و بے نیاز کو پکارتا ہے۔ پھر ان کا عقیدہ یہ ہوتا ہے کہ قبروں کی زیارت ہی گناہوں کی بخشش اور آتشِ دوزخ سے نجات کی موجب ہے۔ اور اس سے پہلے گناہ کالعدم ہو گئے ہیں۔ بلکہ اس قسم کا اعتقاد بعض درختوں اور غاروں کے متعلق بھی پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ان کے نام کی دھائی دیتے ہیں اور کبھی ان بزرگوں کو پکارتے ہیں جن کے نام سے یہ منسوب ہوتے ہوں۔ اور ان سے ایسی حاجات کی بر آوری کا اعتقاد رکھتے ہیں جو اللہ ربّ العالمین کے سوا کوئی نہیں کر سکتا اور ایسا زیادہ تر مشکلات کے وقت کرتے ہیں۔

فصل

اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ اس قسم کی پکار خالص عبادت ہے چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ ۹۱ وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ۹۲ مِن دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنصُرُونَكُمْ أَوْ يَنتَصِرُونَ ۹۳ ﴾ سورة الشعراء آية ۹۲ ، ۹۳ .

"ان سے کہا جائے گا کہاں ہیں وہ جن کی تم عبادت کرتے تھے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر۔ کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا غالب آسکتے ہیں؟"

نیز فرمایا:

﴿ إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا وَارِدُونَ ۹۸ ﴾

سورة الانبياء آية ۹۸

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

" بے شک تم اور جن کی تم عبادت کرتے ہو سب جہنم کا ایندھن ہیں ۔ اور تم سب اس میں داخل ہو کر رہو گے "

مگر جہاں تک انبیاء کرامؑ، ملائکہؑ اور صالحینؒ کا تعلق ہے تو ان میں سے معبود قرار پانے والا ہر ایک اللہ تعالیٰ کے اس قول کے عمومی حکم میں آتا ہے:

﴿ إِنَّ ٱلَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا ٱلْحُسْنَىٰٓ أُو۟لَـٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ﴿١٠١﴾ ﴾

سورة الأنبياء آية ١٠١ .

" جن لوگوں کے لئے ہماری طرف سے بھلائی مقرر ہو چکی ہے وہ اس سے دُور رکھے جائیں گے ۔ "

جیسا کہ اس آیت کے شانِ نزول سے معلوم ہوتا ہے ۔ (۱)
نیز اللہ تعالیٰ کا فرمانِ ذیشان ہے ۔

﴿ لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٢﴾ ﴾ سورة الكافرون آية ٢ .

" کہہ دو میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ "

معلوم ہوا کہ ان کا اپنے معبودانِ باطل کو پُکارنا ہی ان کی عبادت تھا اور چونکہ جب انہیں مشکلات و شدید حالات کا سامنا ہوتا تو صِرف اللہ کو پُکارتے اور اپنے معبودوں کو چھوڑ دیتے تھے ۔ اس کے

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی " انکم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم " (تم اور تمہارے معبود جہنم کا ایندھن ہیں) تو بعض مشرکین کہنے لگے ہم فرشتوں کی ۔ یہودی عزیرؑ کی اور نصاریٰ عیسیٰؑ کی عبادت کرتے ہیں تو کیا یہ سب بھی ہمارے اور ہمارے معبودوں کے ساتھ جہنم میں ہوں گے ۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے شبہ کا ازالہ فرمایا
(تفسیر ابن کثیر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ساتھ ان سے اپنی بعض حاجات طلب کرتے اور ان کے مقرّب الی اللہ ہونے کے واسطہ سے شفاعت کے خواستگار ہوتے تھے ۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ یہ عبادت اللہ کے لئے خاص کردیں ۔ غیر اللہ کو نہ پکاریں نہ ان سے ان امور میں سفارش کے طلبگار ہوں کیونکہ یہ تو مشرکین کا طریقہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِن شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُم مِّن ظَهِيرٍ ﴿٢٢﴾ وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ﴾

سورة سبأ آية ٢٢ ، ٢٣ .

" ان سے کہہ دو تم ان لوگوں کو پکارو جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر معبود باور کئے ہوئے تھے ۔ یہ آسمانوں اور زمین میں رتی بھر اختیار نہیں رکھتے ۔ اور نہ ہی ان میں سے کوئی اس کا معاون و مددگار ہے ۔ اور اس کے ہاں شفاعت کچھ فائدہ نہیں دیتی مگر جس کے لئے اجازت دے دے ۔ "

نیز فرمایا:۔

﴿ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ﴿٥٦﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ﴿٥٧﴾ ﴾

سورة الإسراء آية ٥٦ ، ٥٧

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"کہہ دو ! اے مشرکو جن لوگوں کی نسبت تم نے اللہ کے سوا معبود ہونے کا گمان کر رکھا ہے انہیں بلا دیکھو وہ تم سے تکلیف کے دور کرنے یا اس کو بدل دینے کا اختیار نہیں رکھتے جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کے حضور رسائی حاصل کرنے کا وسیلہ تلاش کر رہے ہیں کہ کون اس سے قریب تر ہو جائے ۔ وہ اس کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے خائف ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ تیرے رب کا عذاب ہے ہی ڈرنے کے لائق ۔"

اللہ تعالیٰ نے ان کی اس بات کا ذکر اس لئے فرمایا ہے کہ وہ ملائکہ اور انبیاء کو پکارتے اور ان کی تصاویر بناتے ہیں تاکہ جس کام کی خاطر وہ انہیں پکارتے ہیں یہ معبود اس کام کے متعلق ان کی شفاعت کریں ۔ پھر اس کے لئے مختلف طریقے روبہ عمل لائے جاتے ہیں ۔

۱۔ ایک فرقہ تو یہ کہتا ہے کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کو براہِ راست پکارنے اور اس سے اُمّید رکھنے کی صلاحیت ہے نہ اہلیّت ۔ لہذا ہمیں ایسا واسطہ اور وسیلہ اختیار کرنا چاہیے جو اپنی عظمت و جاہ کے بل بوتے پر ہمیں اللہ کے قریب کرے اور اس کے ہاں ہماری سفارش کرے ۔

۲۔ دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ انبیاء کرامؑ اور فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں عزّت و منزلت حاصل ہے ۔ چنانچہ ان سے اظہارِ تعلّق و محبّت کے لئے ان کی تصویریں بناتے ہیں تاکہ وہ انہیں اللہ کے قریب کردیں ۔

۳۔ تیسرا گروہ ایسا بھی ہے جو انبیاءؑ اور فرشتوں کو اپنی دُعا اور عبادت کیلئے قبلہ سمجھتا ہے ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۴۔ اور ان میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جس کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاءؑ اور فرشتوں کی تصویر کا ایک مؤکّل ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے مامور ہوتا ہے ۔ سو جو بھی اس شخصیّت کو پکارتا ہے اور اس سے فریاد رسی کی اُمّید رکھے ہوئے اس سے التجا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ مؤکّل اس کا مطلوبہ کام کر دیتا ہے ۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس مؤکّل پر مصیبت آ جاتی ہے ۔

گویا مشرک غیر اللہ سے دُعائیں مانگتا ہے جن پر اللہ کے سوا کوئی قادر نہیں ۔ اس سے التجا کرتا ہے اور اس سے نفع کی امید رکھتا ہے حالانکہ اس کے لئے درج ذیل چار میں سے ایک خصلت کا ہونا ضروری ہے ۔

۱۔ جس سے مانگا جارہا ہے مانگنے والے کی مطلوبہ چیز کا مالک

۲۔ اگر مالک نہیں تو اس کا شریک ہو ۔

۳۔ اگر شریک نہیں تو اس کا مددگار ہو ۔

۴۔ اگر مددگار بھی نہیں تو سفارش کنندہ ہو ۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہر غیر اللہ سے ان چاروں مراتب " ملکیت شراکت ، معاونت (مددگار ہونا) اور شفاعت (جس کے باعث وہ باہمی عداوت اور مخاصمت پیدا ہوئی جس کا پہلے ذکر ہو چکا) کی نفی کر دی ۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَقُلِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ ٱلَّذِي لَمۡ يَتَّخِذۡ وَلَدٗا وَلَمۡ يَكُن لَّهُۥ شَرِيكٞ فِي ٱلۡمُلۡكِ ﴾

سورة الإسراء آية ۱۱۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

" اور کہو تعریف ہے اس اللہ کے لئے جس نے نہ کسی کو اپنا بیٹا بنایا نہ کوئی اسکی بادشاہی میں شریک ہے ۔ "

نیز فرمایا:

﴿ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾ ﴾

سورة غافر آية ١٦ .

" آج ملک اور اقتدار کس کا ہے ، اللہ اکیلے ، زبردست کا

نیز فرمایا:

﴿ قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ ﴾ سورة آل عمران آية ٢٦

" کہو اے میرے اللہ تو تمام بادشاہی کا مالک ہے ۔ "

نیز فرمایا:

﴿ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾ ﴾

سورة الانفطار اية ١٩

" اُس دن کوئی کسی کے لئے کسی چیز کا مالک نہ ہو گا اور حکم اُس روز صرف اللہ کا ہو گا ۔ "

نیز فرمایا:

﴿ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ﴿٤﴾ ﴾ سورة الفاتحة آية ٤ .

مالک ہے روز جزا کا

نیز فرمایا: ﴿ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ ﴾ سورة طه آية ١٠٨ ، ١٠٩

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

" اس دن آوازیں اللہ کے حضور پست اور دھیمی ہوں گی ۔ تمھیں سرگوشی کے سوا کچھ سنائی نہ دے گا ۔ اس روز کسی کی شفاعت کام نہیں آئے گی سوائے اس کے جسے اللہ اذن دے اور اس کی بات کو پسند کرے ۔ "

اللہ تعالیٰ نے جس امر کا اثبات فرمایا ہے اس میں مشرک کا کوئی حصّہ نہیں ہے ۔ اور وہ ہے شفاعت جو اس کی اجازت سے اس شخص کے لئے ہو گی جس پر وُہ راضی ہو اور اللہ سُبحانہ، تو پوشیدہ اور پوشیدہ تر کو بھی جانتا ہے آسمان اور زمین میں کوئی چیز اس سے مخفی نہیں ہے ۔

اس لئے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ ہمارا ربّ قریب ہے ؟ کہ ہم اُسے آہستہ پُکاریں یا دُور ہے ؟ کہ اسے بلند آواز سے ندادیں ۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

﴿ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ﴾

سورة البقرة آية ١٨٦ .

" جب میرے بندے تم سے میرے متعلق دریافت کریں تو (بتا دو) مَیں قریب ہوں پکارنے والے کی التجا سُنتا ہوں ۔ جب بھی وُہ مجھے پُکارتا ہے "

نیز فرمایا:

﴿ أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٤٣﴾ ﴾

سورة الزمر آية ٤٣

" تو کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سفارشی بنا لئے ہیں ۔ کہو ! خواہ وہ کسی چیز کے مالک نہ ہوں اور ان میں عقل بھی نہ ہو ؟ "

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل

مّوحّد وہ ہے جس کا دل اور زبان ایک ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہوں ۔ اور صفتِ اُلوھیّت کے اس کے لئے خاص ہونے پر ایمان لائے ۔ جس کا لازمی تقاضا یہ ہوتا ہے کہ محبّت ، خوف ، امید ، دُعا ، التجا اور توکّل کے ذریعہ اسی کی عبادت کی جائے جس چیز پر اس کے علاوہ دوسرا قدرت نہیں رکھتا صرف اسی سے مانگی جائے ۔ دوستی دشمنی بھی اسی کی خاطر ہو ۔

یہ اور اس قسم کے جملہ امور میں موحّد خالق و مخلوق کے حقوق مدِّ نظر رکھتا ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ ان دونوں کے حقوق میں فرق کو سمجھتا اور اس کو ملحوظ رکھتا ہے ۔

یہ باتیں دلی اعتقاد ، شہادت ، ذکر ، معرفت ، محبّت ، موالات (دوستی) اور اطاعت کے ضمن میں واجب کی حیثیت رکھتی ہیں اور لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ پر حقیقی ایمان کا جزو ہیں ۔ کیونکہ علماء سلف و صالحین کے نزدیک " الٰہ " وہ ہے جس کے حضورِ دل ، محبّت ، تعظیم ، ہیبت اور عاجزی کے جذبات لئے بے قرار ہو ۔ اور یہ کیفیت اللہ کے سوا کسی اور کے لئے نہیں ہونی چاہیے ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿ وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ ٱللَّهِ ﴾

سورۃ البقرۃ ایۃ ۱۶۵ .

" اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کو چھوڑ کر اس کے برابر شریک بنا لیتے ہیں (بایں طور کہ) ان سے یوں محبت کرتے ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہیے ۔ "

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نیز یہ بھی بتایا کہ کفار قیامت کے روز اعتراف کرتے ہوئے کہیں گے:

﴿ تَاللَّهِ إِن كُنَّا لَفِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٩٧﴾ إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٩٨﴾ ﴾

سورة الشعراء آية ٩٧ ، ٩٨

" اللہ کی قسم ہم کھلی گمراہی میں مبتلا تھے ۔ جب ہم تمہیں اللہ رب العالمین کے برابر تصور کرتے اور قرار دیتے تھے ۔

اور ان لوگوں نے اپنے شریکوں اور معبودان باطل کو اللہ کے برابر کبھی نہیں سمجھا ۔ نہ صفات میں نہ ذات میں اور نہ افعال میں ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات میں ان کا جواب نقل کیا ہے ۔ (بلکہ یہ لوگ اپنے معبودانِ باطل کو اُلوہیّت ، محبّت ، اور تعظیم میں اللہ تعالیٰ کے برابر قرار دیتے ہیں ۔)

اور جو شخص لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کی شہادت دیتا ہے ۔ اس کلمہ کو زبان سے اس طرح ادا کرے کہ اس کی زبان اور اس کا دل ہر ما سوا اللہ سے الوہیت کی نفی کر رہے ہوں اور اس کا اثبات صرف اس کے لئے کر رہے ہوں جو اس کا مستحق ہے یعنی اللہ تعالیٰ ۔ معبود برحق ۔ تو ایسا شخص تمام مخلوقات کو معبود ماننے سے کامل گریز کرے گا ۔ اور ان کی طرف ایسے امور میں رجوع نہیں کرے گا جن پر اللہ کے سوا کوئی قادر نہیں ۔ وہ یک سوئی کے ساتھ آسمانوں اور زمین کے رب کی عبادت میں مشغول ہو گا ۔

اور اس ضمن میں عبادات اور معاملات میں اس کا دل اللہ تعالیٰ پر مجتمع ہو گا ۔ اور ہر ماسوا اللہ سے الگ رہے گا ۔ اور وہ اپنے عمل ، نیّت ، شہادت ، ارادہ ، معرفت ، اور محبت میں خالق اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مخلوق کے مابین فرق کو ملحوظ رکھے گا بایں طور کہ اسے اللہ تعالیٰ کی توحید کا علم ہو گا وہ اس کا ذکر کرنے والا ہو گا ، اس کی معرفت سے بہرہ مند ہو گا - یہ ایمان رکھے گا کہ خالق مخلوق سے الگ ہے - اپنے افعال و صفات نیز استحقاقِ عبودیت میں منفرد ہے - چنانچہ ایسا شخص صرف اللہ کے لئے محبّت کرے گا - اُسی سے مدد چاہے گا کسی اور سے نہیں - اسی پر بھروسہ کرے گا کسی اور پر نہیں -

﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ ﴾ سورة الفاتحة آية ٥ .

" ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں - "

سے یہی مقام مُراد و مقصود ہے -

اور یہ الوہیّت کے خصائص میں سے ہے - جن کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہونے کی گواہی اللہ تعالیٰ کے مومن بندے دیتے ہیں

جیسا کہ بندوں پر رحمت کرنا ان کی رہنمائی فرمانا اور آسمان اور زمین اور اس کے مابین کی مخلوقات اور نشانات کی تخلیق اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے خصائص میں سے ہے جس کی معرفت میں مومن ، کافر اور نیک و بد مشترک ہیں - حتیٰ کہ ابلیسِ لعین بھی اس کا معترف ہے - جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝٧٩ ﴾ سورة ص آية ٧٩

" ابلیس نے کہا اے میرے ربّ! مجھے مہلت دے اس دن تک جب لوگ اٹھائے جائیں گے "

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس نے کہا تھا:

﴿ بِمَآ أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي ٱلْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٣٩﴾ ﴾

سورة الحجر آية ٣٩ .

" اے میرے رب چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے اس لئے میں زمین میں لوگوں کیلئے زینت بناؤں گا اور ان سب کو گمراہ کر کے چھوڑوں گا۔

اور اس خطاب کی اور بھی مثالیں ہیں جس میں ابلیس اعتراف کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا ربّ، خالق اور مالِک و بادشاہ ہے اور ہر شئی کا اقتدار و اختیار اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ کفر تو اس نے عناد اور حق کے مقابلے میں تکبّر اور اس پر معترض ہو کر اور یہ سمجھ کر کیا کہ اس کی بات اور دعویٰ برحق ہے۔ اسی طرح پہلے مشرکین بھی اللہ تعالیٰ کی ربوبیّت کو جانتے اور اسے اللہ تعالیٰ کے لئے خاص مانتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قُل لِّمَنِ ٱلْأَرْضُ وَمَن فِيهَآ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ﴾

سورة المؤمنون آية ٨٤ ، ٨٥ .

" ان سے پوچھو زمین اور اس میں رہنے والی مخلوق کس کی ہے۔ اگر تمہیں کچھ علم ہے؟ یہ جواب میں کہیں گے یہ سب کچھ تو اللہ کا ہے۔"

نیز فرمایا:

﴿ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ﴾ سورة العنكبوت آية ٦١

" اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے اور سورج چاند کو کس نے مسخر کیا ہے؟ تو ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ نے۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نیز فرمایا

﴿ فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ﴿٦٥﴾ ﴾ سورة العنكبوت آية ٦٥ .

" سو جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو مخلص بن کر اللہ کو پکارتے ہیں ۔ پھر جب وہ انہیں نجات دے کر خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو شرک کرنے لگتے ہیں ۔ "

معلوم ہوا کہ جو غیر اللہ کو پکارتا ہے مخلص (موحّد) نہیں ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿ قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ﴾

سورة المؤمنون آية ٨٨ ، ٨٩ .

ان سے کہو کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اقتدار ہے اور جو پناہ دیتا ہے مگر اس کی پکڑ سے کسی کو کوئی پناہ نہیں ملتی اگر جانتے ہو تو بتاؤ ۔ یہ یہی کہیں گے کہ اللہ (ہی تو ہے) ۔ "

نیز فرمایا

﴿ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ ﴿٦٩﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ﴿٧٢﴾ أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٣﴾ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٧٤﴾ ﴾

سورة الشعراء من آية ٦٩ إلى ٧٤

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

" انہیں ابراہیم کی بات سنا جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تم کس کی عبادت کرتے ہو کہنے لگے ہم تو بتوں کی پوجا کرتے ہیں اور ان پر جھکے رہتے ہیں - اس نے کہا کیا یہ تمہاری سنتے ہیں جب تم انہیں پکارتے ہو ؟ یا نفع پہنچاتے یا ضرر دیتے ہیں ؟ وہ بولے ہم نے تو اپنے بڑوں کو ایسا ہی کرتے پایا ہے - "

اس مضمون کی آیات بہت ہیں -

جامع ترمذی اور مسند امام احمد میں حصین (۱) بن عبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: اے حصین! کتنوں کی عبادت کرتے ہو؟ - انہوں نے جواب دیا چھ زمین پر ہیں اور ایک آسمان میں - آپؐ نے دریافت فرمایا ضرورت کے وقت کے لئے کس کو رکھا ہے؟ اُس نے کہا وہ جو آسمان میں ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام قبول کرلو میں تمہیں ایسے کلمات سکھادوں گا جن سے اللہ تعالیٰ تمہیں فائدہ دے گا - چنانچہ وُہ مسلمان ہو گئے تو آپ نے فرمایا یہ کہا کرو :

" اللھم الھمنی رشدی و قنی شر نفسی "

" اے اللہ مجھے درست بات سمجھا دے اور مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ رکھ "

تو گویا جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دیگر معبود بنا لئے جن سے دُعائیں مانگتے اور اُمید رکھتے کہ وہ انہیں اللہ کے قریب کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی شفاعت کریں گے تو وہ عبادات و معاملات میں مشرک قرار پائے - اور (توحید عبادت کے بغیر) ربوبیّت باری تعالیٰ کی معرفت و اعتراف ان کے لئے کچُھ مفید نہ ہوا - وہ تلبیہ میں کہا کرتے تھے کہ تیرا کوئی شریک نہیں مگر جو تیری ملکیّت ہے تو اس کا بھی مالک ہے اور جو کچھ اس کے پاس ہے اس کا بھی -

---

۱- مشہور صحابی حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کے والد -

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آمدم بر سرِ مطلب

گزشتہ اور آئندہ دلائل بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قاری یہ سمجھ لے کہ پکارنا عبادت ہے ۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" پکارنا ہی عبادت ہے (ایک روایت میں ہے کہ دعا عبادت کامغز ہے) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾﴾ سورة غافر آیة ٦٠

تمہارا رب فرماتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری پکار سنوں گا بے شک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل ہو کر جہنم واصل ہوں گے ۔ "

اس حدیث کو ابوداؤد کے علاوہ نسائی ، ابن ماجہ ، حاکم ، ابن ابی شیبہ اور امام احمد نے روایت کیا ہے ۔ ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے ۔

عبارت کا یہ انداز (ان الدعاء هو العبادة " دعا ہی عبادت ہے ") دعا کے عبادت میں محصور ہونے پر دلالت کرتا ہے لہذا دعا عبادت سے الگ نہیں ہو سکتی ۔ کیونکہ یہ (عبادت) اس کی صفاتِ لازمہ (١) میں سے ہے جن کا مفہوم مخالف (٢) ہوتا ہی نہیں ۔

١۔ ایسی صفت جس کے بغیر موصوف کا تصور نہ ہو صفت لازمہ کہلاتی ہے ۔ جیسے آدمی کا انسان ہونا ۔

٢۔ کلام میں مذکور چیز کے حکم سے یہ سمجھنا کہ غیر مذکور کا حکم اس کے برعکس ہے مفہوم مخالف کہلاتا ہے ۔ مثلاً آقا غلام کو کہے اچھا پھل لاؤ ۔ تو اس کا مفہوم مخالف یہ ہو گا خراب مت لانا ۔ احناف کے نزدیک مفہوم مخالف قطعاً معتبر نہیں ۔ باقی ائمہ اس کا اعتبار کرتے ہیں ۔ تاہم اگر کلام میں مذکور وصف لازم ہو تو اس وقت مفہوم مخالف بالاتفاق معتبر نہیں ہوتا ۔ مثلاً ارشاد باری تعالیٰ " ولاتشتروا بایاتی ثمنا قلیلا " (میری آیات کے بدلے میں تھوڑی قیمت نہ لو) تو اس کا مفہوم مخالف یہ ہو گا کہ ثمنا کثیر (بڑی قیمت) کے عوض آیات کو بیچنا روا ہے ۔ جو قطعاً مراد نہیں بلکہ اس سے مقصود یہ بیان حقیقت ہے کہ آیات کے بدلے میں جو بھی لیا جائے گا وہ ثمن قلیل ہی ہو گا ۔ خواہ تمہیں زیادہ محسوس ہوتا ہو ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ ارشاد باری ہے

﴿ وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَـٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ ﴾

سورة المؤمنون آية ۱۱۷

" جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں ۔ "

کیونکہ جب بھی پکارا جائے وہ پکارنے والے کا معبود ہے ۔ دُعا مانگنے والا اسے معبود بنانا چاہے یا نہ چاہے وہ قدیم مشرکوں کا تراشیدہ معبود ہو یا نہ ہو ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارا جانے والا کوئی معبود ایسا نہیں ہے جس کے معبود ہونے کی کوئی دلیل ہو ۔ (۱)

فصل

ہماری گزشتہ گفتگو سے واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کا

---

(۱) یعنی داعیان شرک و بدعت کا یہ کہنا کہ غیر اللہ کو پکارنا صرف اسوقت حرام ہے جب پکارنے والا اسکو معبود سمجھے ۔ گمراہ کن مغالطہ آمیزی کے سوا کچھ نہیں کیونکہ عبادت دعا (پکار) کی صفت لازمہ ہے جیسا کہ حدیث مذکور سے واضح ہو چکا اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ " و من یدع مع اللہ الہا آخر " سے ثابت ہو رہا ہے ۔ صفت لازمہ کا مفہوم مخالف ہوتا ہی نہیں ورنہ آیت کے دوسرے حصہ کا مفہوم یہ ہو گا کہ جو دلیل رکھتے ہوئے غیر اللہ کو پکارے اسکا محاسبہ نہیں ہو گا ۔ بلکہ اس سے مقصود اس حقیقت کا بیان ہے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو پکار کر معبود بناتا ہے اس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں ہے ۔ اور اس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں محاسبہ ہو گا ۔

ان حضرات کی مغالطہ آمیزی متجددین کی دجل آفرینی کی طرح ہے جو کہتے ہیں کہ حکم قرآنی " لا تاکلوا الربا اضعافاً مضاعفه " (کئی کئی گنا سود نہ کھاؤ) میں مطلق سود کی حرمت نہیں بلکہ کئی کئی گنا کی ممانعت ہے اور مناسب شرح سے لینا روا ہے ۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے " تشابهت قلوبهم " واضح رہے کہ اس آیہ کریمہ میں بھی اضعافاً مضاعفة وصف لازم ہے یعنی یہ بتانا مقصود ہے کہ سود ہوتا ہی اضعاف مضاعفہ (کئی کئی گنا) ہے خواہ اس کی شرح بظاہر کتنی ہی کم نظر آتی ہو ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ یہ کہہ کر بیان فرمایا ہے:

﴿ وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ إِلَى ٱللَّهِ زُلْفَىٰٓ ﴾ سورة الزمر آية ٣

" اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے سر پرست اور معبود بنا رکھے ہیں کہتے ہیں کہ ہم ان کی پرستش صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیں ۔ "

تو واضح ہوا کہ مشرکین کا مقصود حصولِ شفاعت (برائے تقرّبِ الہٰی) تھا۔

صحیحین میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ۔ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے دریافت کیا سب سے بڑا گناہ کونسا ہے ؟ فرمایا: یہ کہ کسی کو اللہ کا شریک سمجھے حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے ۔ مَیں نے پوچھا پھر کونسا ؟ فرمایا: یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر دو کہ تمھارے ساتھ کھانا کھائے گی ۔ مَیں نے پوچھا پھر کونسا ؟ فرمایا: یہ کہ اپنے پڑوسی کی جورو کے ساتھ بدکاری کرے " اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق فرماتے ہوئے قرآن میں یہ آیت نازل فرمائی:

﴿ وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَـٰهًا ءَاخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِى حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ﴾ سورة الفرقان آية ٦٨ .

" (عبادالرحمٰن) وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور اس جاندار کو قتل نہیں کرتے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام و محترم ٹھہرایا ہے مگر حق کے ساتھ اور نہ وہ زنا کرتے ہیں ۔ "

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی واضح فرما دیا کہ سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا تقرّب حاصل کرنے کے لئے اس کی مخلوق میں سے کسی کو اس کے ہمسر اور ہم پلّہ سمجھنے کا دوسرا نام ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین امور پسند فرماتا ہے۔

۱۔ اُس کی مخلصانہ عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ
۲۔ اُس کی رَسّی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور فرقہ فرقہ نہ بنو
۳۔ اپنے حکام کی خیر خواہی کرو۔

تو گویا اللہ تعالیٰ کا دین افراط و تفریط کے درمیان ہے۔

فصل

شِرک کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ شرکِ اکبر: اس کی کئی انواع ہیں۔ اور ابھی جس شرک کا ذکر ہوا وہ اسی قسم سے تعلّق رکھتا ہے۔

۲۔ شرکِ اصغر: (چھوٹا شرک) مثلاً ریاکاری اور شہرت طلبی۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

" میں شریکوں سے بے نیاز ہونے والوں میں سب سے [illegible] بے نیاز ہوں جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک کیا تو میں اس کو اس کے شرک سمیت بے سہارا چھوڑ دوں گا "

غیر اللہ کی قسم کھانا بھی اسی ضمن میں آتا ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کا ارتکاب کیا ۔ اس حدیث کو امام احمد ، ابوداؤد ، ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آباء و اجداد کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے، اگر کسی نے قسم کھانا ہو تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا خاموش رہے ۔ اس حدیث کو بخاری ، مسلم ، نے روایت کیا ہے ۔ امام احمد اور ابوداؤد نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مَاشَآءَ اللّٰہُ وَ شِئْتَ (جو اللہ چاہے اور آپؐ چاہیں) آپؐ نے فرمایا تو مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک سمجھتا ہے ؟ یوں کہو مَاشَآءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ ۔ (جو اللہ وحدہٗ چاہے گا) ۔

شرکِ اصغر کے ارتکاب سے انسان دائرۂ اسلام سے خارج تو نہیں ہوتا تاہم اس سے (اور ہر گناہ سے) توبہ کرنا واجب ہے ۔

فصل

مذکورہ بالا تفصیل کے بعد کسی قسم کے توسّل کا جواز باقی نہیں رہتا ۔ سوائے اعمالِ صالحہ کے وسیلہ کے ۔ جیسا کہ (قرآن میں مذکور اس دُعاء میں) مومنین اپنے ایمان کو وسیلہ بناتے ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِيٗا يُنَادِي لِلۡإِيمَٰنِ ﴾ سورة آل عمران آية ١٩٣

" اے ہمارے رب ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا کہ ایمان کے لئے پکار رہا ہے کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ ۔ تو ہم ایمان لے آئے ۔ تو اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما ہماری خطاؤں کو ہم سے محو کردے اور دنیا سے ہمیں نیک بندوں کے ساتھ اٹھا ۔ "

اور جیسا کہ ان تین ساتھیوں نے اپنے اعمال کو اللہ کے ہاں وسیلہ بنایا جو ایک چٹان گرنے کے سبب ایک غار میں بند ہو گئے تھے ۔ یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے ۔

اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ایمان لانے والوں اور نیک اعمال بجا لانے والوں کی دُعا ضرور قبول فرمائے گا اور انہیں مزید فضل سے بھی نوازے گا ۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کو وسیلہ بنا کر دعا کرنا بھی مشروع ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلِلَّهِ ٱلۡأَسۡمَآءُ ٱلۡحُسۡنَىٰ فَٱدۡعُوهُ بِهَاۖ ﴾ سورة الأعراف آية ١٨٠

اور سب اچھے نام اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اسے ان کے واسطہ سے پکارا کرو "

اسی طرح کتبِ سُنن میں ماثور دُعاؤں میں توسّل کیا گیا ہے ۔

مثلاً یہ دعا:

(اللّهم إني أسألك بأن لك الحمد لا إله إلا أنت المنّان بديع السّموات والأرض ياذا الجلال والاكرام)

" اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں کہ حمد و ثنا تیرے لئے ہے تو بہت احسان کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو آسمانوں اور زمین کو بغیر کسی نمونہ اور مواد کے پیدا کرنے والا ہے اے عظمت و جلال اور سخاوت و اکرام والے ربّ ۔ "

اس قسم کی ادعیہ کثیر تعداد میں ہیں اور یہی معنیٰ ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱبْتَغُوٓا۟ إِلَيْهِ ٱلْوَسِيلَةَ﴾

سورة المائدة آية ٣٥ .

" اے ایمان والو ! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس تک رسائی حاصل کرنے کا ذریعہ تلاش کرو ۔ "

وسیلہ ان ذرائع کو کہا جاتا ہے جنہیں اللہ کا قرب حاصل کرنے کی غرض سے اختیار کیا جاتا ہے اور جو اپنانے والوں کو اللہ کے قریب کرتے ہیں اور یہ نیک اعمال ہی ہو سکتے ہیں ۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " من عادی لی ولیا "(الحدیث)۔ " جو میرے کسی ولی کے ساتھ دُشمنی رکھتا ہے تو پھر میرا اُس کے خلاف اعلانِ جنگ ہے ۔ میرے بندے کے لئے میرے تقرب کے حصول کے لئے میرے عائد کردہ فرائض سے بڑھ کر کوئی ذریعہ نہیں جسے وہ اختیار کر سکے ۔ اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب پاتا جاتا ہے یہاں تک کہ مَیں اس سے محبّت کرنے لگتا ہوں ۔ اور جب مَیں اس سے محبّت کرنے لگتا ہوں تو اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وُہ سُنتا ہے اور اس کی نِگاہ بن جاتا ہُوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وُہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وُہ چلتا ہے اور اب اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے گا تو مَیں بالضّرور اسے عطا کروں گا ۔ اگر مجھ سے پناہ کا طالب ہو گا تو اسے پناہ دوں گا ۔ "

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا معمول مبارک تھا کہ آپ کو جب کسی معاملہ میں فکر لاحق ہوتی تو نماز کا سہارا لیتے ۔ کیونکہ یہ قربِ الٰہی کا اہم ترین اور سب سے بڑا ذریعہ ہے ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ارشاد ربانی ہے

﴿وَٱسۡتَعِينُواْ بِٱلصَّبۡرِ وَٱلصَّلَوٰةِۚ﴾ سورة البقرة آية ٤٥ .

" اور صبر اور نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگو ۔ "

رہا مخلوق کو وسیلہ بنانا اور اسے اللہ اور اسکے بندے کے درمیان واسطہ سمجھنا تو یہ بالکل وہی بات ہوئی جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے ۔ اور اس کی قباحت بتانے کے لئے کتابیں نازل فرمائیں اور رسول مبعوث کئے بایں ھمہ اس پر اصرار کرنا تو وہی بات ہوئی جس کا بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مطالبہ کیا تھا

" ہمارے لئے بھی اس قوم کے معبودوں جیسا ایک معبود بنادے "

وہ بھی ایسا ہی معبود چاہتے تھے جسے وسیلہ بنا کر اللہ کا تقرب حاصل کریں ۔

فصل

جہاں تک اللہ تعالیٰ کو مخلوق کی قسم دینے کا تعلق ہے تو اس کے ممنوع ہونے پر علماء کا اتفاق ہے رہا یہ سوال کہ اس کا ممنوع ہونا تحریمی ہے یا تنزیہی تو اس میں علماء کے دو قول ہیں ان دونوں میں صحیح تر یہ ہے کہ مکروہ تحریمی ہے ۔ عزبن عبدالسلام نے اپنے فتاویٰ میں اسی قول کو مختار کہا ہے ۔ بشر بن ولید کہتے ہیں کہ میں نے ابو یوسفؒ کو کہتے سُنا کہ امام ابو حنیفہؒ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتے وقت اُس کے سوا کسی اور کا واسطہ دینا موزوں نہیں ہے ۔ اور مجھے یہ بھی پسند نہیں کہ کوئی یہ کہے" اے اللہ! میں تیرے عرش کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عزّت و شرف والے مقامات کے واسطہ سے مانگتا ہوں - یا تیری مخلوق کے حق کا واسطہ دیتا ہوں " امام ابو یُوسفؒ کا بھی یہی قول ہے

ابو یُوسُف کہتے تھے عرش میں عزّو شرف کا مرکز ذاتِ باری تعالیٰ ہے لہذا اس سے واسطہ دینا مَیں ناپسند نہیں کرتا البتہ بحقِ فلاں کہنا یا بحقِ انبیاءؑ و مرسلینؑ ، و بحقِ بیت اللہ الحرام و بحقِ مشعر الحرام کہنا میرے نزدیک مکروہ ہے -

قدوری رحمہ اللہ کا قول ہے کہ مخلوق کا واسطہ دے کر دُعا کرنا جائز نہیں ہے اس لئے یہ نہ کہے کہ (اے اللہ) مَیں تجھ سے فلان کے حق کے واسطہ سے یا فرشتوں اور انبیاء کے حق کے واسطہ سے مانگتا ہُوں اس لئے کہ مخلوق کا اللہ تعالیٰ پر کوئی حق ہے ہی نہیں -

رہی وہ روایت جس میں " **بحق السائلین علیک** " (تجھ سے مانگنے والوں کے حق کے واسطہ سے دُعا کرتا ہوں) وارد ہے - تو اس میں عطیہ عوفی نامی راوی ہے اور وہ ضعیف ہے - اور اگر مذکورہ حدیث صحیح ہو تب بھی تواس کا معنیٰ اعمال کے ذریعہ توسّل کا ہی ہوگا کیونکہ اللہ کا حق ان پر یہ ہے اس کی اطاعت کریں اور ان کا حق

اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ وہ انہیں ثواب عطا فرمائے اور ان کی دُعاؤں کو شرفِ قبولیّت بخشے - اور اس کا وعدہ ہے کہ ایمان لانے والوں اور اعمالِ صالحہ کرنے والوں کی دُعا قبول فرمائے گا اور انہیں مزید فضل سے نوازے گا -

جب بندہ صرف اپنے ربّ کا ہو رہتا ہے تو وہ اسکے لئے شفاعت کا اذن رکھنے والوں میں سے کسی کا دوست بنا دیتا ہے - یہی وہ رشتہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مودّت و موالات ہے جو اللہ تعالیٰ کے مومن بندوں کے درمیان اُستوار ہوتا ہے ۔ وہ سب اللہ تعالیٰ کی محبّت کی بدولت باہم دوست بن جاتے ہیں ۔ اس کے برعکس اگر کوئی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مخلوق سے رشتہ اُستوار کرنا چاہتا ہے یا اس کے ساتھ خصوصی تعلّق میں مخلوق کو بھی شریک کرے تو یہ الگ قسم ہے ۔

جیسا کہ مشرکانہ نظریے پر مبنی باطل شفاعت ایک قسم ہے اور توحید کی بدولت حاصل ہونے والی دلائل کتاب سُنّت سے ثابت شدہ اور برحق شفاعت بالکل الگ قسم ہے ۔

فصل

ہمارے خلاف معترضین کے دلائل میں سے جن کی بنا پر وہ سمجھتے ہیں کہ غیر اللہ کو پُکارنا " وسیلہ " ہے ۔ یہ حدیث بھی ہے جسے ترمذی ، حاکم ، ابن ماجہ نے عثمان بن حنیف سے روایت کیا ہے ۔ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک نابینا کو یہ الفاظ سکھائے):

" اے اللہ! مَیں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیرے نبی محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم کے وسیلہ سے متوجہ ہوں جو نبیِّ رحمت ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مَیں آپ کو اپنے رب کی طرف متوجّہ کرتا ہوں تاکہ میری یہ ضرورت پوری ہو اے اللہ! میرے متعلق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور دعا قبول فرما ۔ "

تو اس کا جواب کئی طرح سے ہے ۔

اولاً اس حدیث کا متنازعہ فیہ مسئلہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے ۔ کیونکہ اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال نہیں کیا گیا ۔ اس میں تو اللہ تعالیٰ سے دُعا کی گئی ہے کہ وہ سائل کے بارے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی دُعا قبول فرمالے ۔

تو قبروں پر ہجوم اکٹھا کرنے ان پر چادریں چڑھانے ، اور ان پر چراغاں کرنے کے ساتھ اس حدیث کا کیا تعلق ہُوا ۔ جبکہ ان امور کی حرمت صریح و صحیح نصوص سے ثابت ہے مثلاً سنن کی یہ حدیث کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلّم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی نیز ان لوگوں پر جو ان پر مسجدیں بناتے اور چراغ جلاتے ہیں ۔ اہلِ علم کی تصریحات کے مطابق یہ تمام امور کبیرہ گناہ ہیں ۔ حتیٰ کہ حافظ ابن حجر ہیثمی وغیرہ نے تو کبیرہ گناہ کی تعریف ہی یہ کی ہے کہ انکے مرتکبین کو لعنت ۔ غضبِ الٰہی یا جہنّم کی آگ کا سزاوار بتایا گیا ہو۔

مقبروں کی تعمیر کی حرمت کے متعلق صحیحین وغیرہ میں بہت سی احادیث ہیں ۔ قبروں پر کبیرہ گناہوں کے ارتکاب اور ان پر (مقابر کی شکل میں) بڑی بڑی عمارات نے امت پر بڑا ظلم ڈھایا ہے ۔ عوام فتنے میں مبتلا ہوئے اصحاب قبور سے دعائیں مانگنا ۔ ان سے امیدیں باندھنا ان سے التجائیں کرنا ان کے نام کی نذریں ماننا ۔ انکے ناموں کے کتبات لکھانا اور انہیں ندا کرنا اے آقا و مولا یہ کر اور وہ کر۔ عام ہوا ۔ اور لات و عزیٰ کی عبادت بھی تو ایسے ہی کی جاتی تھی (اتنے بڑے جرم کا مرتکب ہونے کے باوجود انہیں احساس تک نہیں ہے) اور اگر کوئی انہیں اس گناہ سے روکے اور ان پر نکتہ چینی کرے تو ان کی نگاہ میں اس سے بڑھ کر کوئی برا نہیں ۔ اور وہ ہلاکت و بربادی کا مستحق ہے ۔

اگر کوئی شخص قبر اور زیارت قبور کے متعلق

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ کرام کے طرز عمل کا موازنہ آج کے طرز عمل سے کرے تو اسے صاف دکھائی دے گا کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کے برعکس اور متضاد ہے ۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ** ۔

جب آیت کریمہ

﴿ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٢﴾ ﴾

سورة البقرة آية ٢٢ .

" کسی کو اللہ کے ہم پلہ اور مثل نہ سمجھو ۔ جبکہ تم خوب جانتے ہو ۔ "

کا شان نزول یہ ہو کہ ایک یہودی عالم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے پاس آیا اور کہنے لگا تم بہترین لوگ ہو اگر تم میں یہ خصلت نہ ہو کہ کچھ ہستیوں کو اللہ کے مثل اور ہم پلہ بناتے ہوئے کہتے ہو جو اللہ اور فلاں شخص چاہے ۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بالکل حق بات کہہ رہا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ۔ ادھر حقیقت حال یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک اپنے پیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ محبت رکھتا ہے ۔ اگرچہ اس کا اپنا گمان یہی ہو گا وہ اپنے پیر سے ویسی محبت نہیں رکھتا جیسی اللہ تعالیٰ سے ہے ۔ لیکن حالات و شواہد اس کے خلاف گواہی دیتے ہیں کیونکہ وہ مقبرہ کی تعظیم مسجد سے بڑھ کر کرتا ہے ۔ جھوٹا ہونے کی صورت میں اللہ کی قسم تو بے دھڑک کھا لیتے ہیں لیکن اپنے پیر کی قسم نہیں کھاتے ۔ لہذا ہمارے خلاف ان کے دلائل اور جس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بات سے ہم انہیں منع کرتے ہیں دونوں کے درمیان کوئی اشتراک نہیں ہے ۔

ثانیاً اس حدیث سے تو ہمارے موقف کی تائید ہوتی ہے کہ غیر اللہ کو پکارنا جائز نہیں ۔ اس لئے کہ اس شخص کا یہ کہنا:

" اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف تیرے رسول نبی رحمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو متوجہ کرتا ہوں ۔ "

اللہ تعالیٰ سے سوال ہے مخلوق سے نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ توجہ الی اللہ ہے جس پر بعد کے الفاظ دلالت کر رہے ہیں ۔

اور اس کا کہنا:

"یا محمد انی اتوجه بک الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی اللهم شفعه فی "

(اے محمد میں تمہیں اپنے رب کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ میری یہ ضرورت پوری ہو اے اللہ ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما)۔

اس کا معنی یہ ہے کہ میں تیری طرف تیرے نبی کی دعا اور شفاعت کے ساتھ رجوع کر رہا ہوں ۔ اس دنیا میں شفاعت کا معنی بھی دعا ہی ہے ۔ اسی لئے حدیث کے آخر میں " اللهم شفعه فی " کے الفاظ ہیں ۔ یعنی ان کی دعا قبول فرما ۔ اس کے جواز پر اتفاق ہے ۔ کیونکہ زندہ شخص سے ہر وہ چیز طلب کی جا سکتی ہے جس پر وہ قدرت رکھتا ہو ۔

البتہ غائب اور فوت شدہ افراد سے فریاد نہیں کی جا سکتی نہ ان سے وہ چیز طلب کی جا سکتی ہے جس پر وہ قادر ہی نہیں ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ﴾ سورة آل عمران آية ١٥٤ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"کہہ دو حکم تو سب اللہ کے لئے ہی ہے ۔

اور مذکورہ حدیث کا منتہی مقصود یہ ہے کہ زندہ شخص سے دعا کرنے کو کہا جا سکتا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں آپکی شفاعت (دعا) مقبول ہے ۔ لیکن اب تو آپ کتاب وسنت کی صریح نصوص اور اجماع امت کے مطابق اس دنیا سے دارالقرار کی طرف رحلت فرما چکے ہیں ۔ اسی لئے جب (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں) قحط پڑا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر دعائے استسقاء کی اور ان سے دعا کی درخواست کی یہ بات صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالک رضی للہ عنہ سے مروی ہے ۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ جاننے کے باوصف کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک میں برزخی زندگی میں ہیں ۔ قبر مبارک پر نہیں آئے اور نہ دعا کے لئے وہاں کھڑے ہوئے ۔

دعا عبادت ہے جس کی بنیاد وحی الٰہی اور اتباع پر ہے اگر کسی کا وسیلہ پکڑ کر یا واسطہ دے کر دعا کرنا عبادات میں سے ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا کوئی طریقہ بتاتے اور صحابہ کرام کو اس کا بخوبی علم ہوتا اور وہی سب سے زیادہ اس پر عمل کرنے والے ہوتے ۔ اسی لئے صحابہ کرام اور تابعین میں سے کسی نے باوجود اشد ضرورت اور کثرت آفات کے، ایسا نہیں کیا ۔ جبکہ کتاب اللہ کے معانی اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ جاننے والے وہی تھے ۔ اور دوسروں کی نسبت آپ کے دین کی اتباع کے زیادہ آرزو مند تھے ۔ یہی نہیں کہ انہوں نے ایسا کبھی نہیں کیا بلکہ وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تو ایسا کرنے سے روکتے تھے ۔ اور قبر مبارک کے پاس دعا مانگنے کے لئے کھڑے ہونے سے بھی منع کرتے تھے ۔ حالانکہ وہ خیر القرون کے لوگ تھے جن کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بصراحت فرمایا خیرالقرون قرنی ثم الذین یلونہم " بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے اس کے بعد جو اس کے متصل ہوں گے ۔ عمران(راوی حدیث) کا کہنا ہے مجھے یاد نہیں اپنے زمانہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زمانوں کا ذکر کیا تھا یا تین کا یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے ۔

ثالثا: ان لوگوں کے خیال میں یہ حدیث دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں رسائی کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا دوسری شخصیات سے بھی توسل کیا جاسکتا ہے ۔ اور یوں وہ متنازع فیہ مسئلہ سے دوسری طرف نکل گئے ہیں وہ ہے غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنانا اور اس پر سرے سے کوئی دلیل ہے ہی نہیں ۔ کیونکہ وہ بصراحت تسلیم کرتے ہیں کہ قیاس مع الفارق جائز نہیں چنانچہ ہم نہیں کہہ سکتے اے اللہ ہم تجھ سے سوال کرتے اور تیرے رسول نوح علیہ السلام کے وسیلہ سے متوجہ ہوتے ہیں ۔ اے اللہ کے رسول نوح علیہ السلام ۔

اور نہ یہ جائز ہے کہ ہم کہیں اے اللہ ہم تجھ سے مانگتے ہیں اور تیرے خلیل ابراہیم یا تیرے کلیم موسیٰ یا تیری پھونکی ہوئی روح عیسیٰ کے توسط سے تیرے طرف متوجہ ہوتے ہیں ۔ حالانکہ حضرت نوح علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صفت رسالت میں اشتراک رکھتے ہیں ۔ اور حضرت ابراہیم رسول و خلیل ہونے میں ، اور حضرت موسیٰ رسالت کے ساتھ ساتھ کلام میں ۔ اور حضرت عیسیٰ میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسالت کے ساتھ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہونے میں ، اس لئے ایسا کہنا ہمارے لئے جائز نہیں کیونکہ یہ منقول ہی نہیں ہے - اور ہمیں ایسا کام کرنے کی کوئی ضرورت نہیں جو شریعت میں وارد نہیں ہوا - قیاس کے قائلین اس کے استعمال کو صرف اس امر میں جائز قرار دیتے ہیں جس میں کوئی نص موجود نہ ہو - نص کی موجودگی میں تو قیاس کے قائلین بھی اسے جائز نہیں سمجھتے - اور ہمیں ایسی خود ساختہ بات کی ضرورت بھی کیا ہے جو ہمیں شرک کی طرف گھسیٹ کر لے جائے - خصوصاً جبکہ اس کے متعلق وارد شدہ احکام کو پیش نظر رکھا جائے - اور یہ بھی مد نظر رکھا جائے کہ شرک اس امت میں چیونٹی کی آہٹ سے بھی زیادہ مخفی ہے - اور یہ بھی کہ امت بہتر فرقوں میں بٹی ہے جو سب کے سب جہنمی ہیں سوائے ایک کے اور نجات سے ہم کنار ہونے والی جماعت وہی ہے جو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور طریق صحابہ رضی اللہ عنہم پر گامزن رہے -

رابعاً وسیلہ یہ نہیں کہ بندہ غیر اللہ کو پکارنے لگے (اور اس سے ایسی حاجت طلب کرے جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قدرت ہی نہیں رکھتا) جو اپنے لئے بھی نفع و ضرر کا مالک نہ ہو - نہ زندگی کا، نہ موت کا، نہ قیامت قائم کرنے کا، اور اگر ان سے مکھی کچھ چھین لے تو اس سے واپس بھی نہ لے سکیں -

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل

ضرورت کے وقت غیر اللہ کو پکارنے کے ضمن میں ہمارے خلاف جو " دلائل " پیش کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک وہ حدیث بھی ہے جسے عبداللہ بن مسعودؓ نے روایت کیا ہے کہ " جب تم میں سے کسی کا جانور ہاتھ سے نکل کر جنگل میں کھو جائے تو اسے بلند آواز سے کہنا چاہیے یا عباد اللہ احبسوا (اے اللہ کے بندو روکو باندھو) "

ایک روایت میں یوں ہے کہ (جب تمہاری سواری) تھک کر چلنے سے رہ جائے تو آواز دو " یا عباد اللہ اعینوا " (اللہ کے بندو ! مدد کرو) ۔ اور یہ بھی منجملہ جہل وضلال ہے ۔ اور کئی طرح سے معانی کو اصل مقاصد سے ہٹانے والی بات ہے ۔

اولاً: یہ تو سرے سے وسیلہ ہے ہی نہیں ۔ کیونکہ وسیلہ کا مطلب تو یہ ہے کہ اعمال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جائے یہ تو کوئی ایسی نیکی نہیں جو حصول تقرب کا ذریعہ ہو ۔

ثانیاً: یہ دونوں حدیثیں صحیح نہیں ہیں ۔

پہلی کو طبرانی نے "المعجم الکبیر" میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقطع سند کے ساتھ روایت کیا ہے ۔

دوسری حدیث (سواری کے ہاتھ سے نکلنے کے متعلّق) کو امام نووی نے ابن السنی کی طرف منسوب کیا ہے ۔ اور اس کی سند میں معروف بن حسان نامی راوی ہے ۔ ابن عدی کا کہنا ہے کہ وہ منکر الحدیث ہے (یعنی اسکی روایت کردہ احادیث منکر ہیں)

یہ دونوں احادیث ضعیف ہیں ۔ مزید برآں ان دونوں میں اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان سے پہلے والی حدیث میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں ۔ کہ دور دراز علاقوں سے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ وغیرہ اصحابِ قبور کو پکارا جائے یا ان کے علاوہ اولیاءؒ و انبیاءؑ سے فریاد کی جائے ۔ اس حدیث سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ بندے مقرر کر رکھے ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا (جیسا کہ قرآن میں ہے "ومایعلم جنود ربک الاھو" کہ تیرے ربّ کے لشکروں کو اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا) اور اگر کوئی نام لے کر کسی خاص شخص کو پکارتا ہے تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم پر جھوٹ باندھا (کیونکہ آپؐ نے اسے ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا) اور ایسی ہستی کو پکارا جسے پکارنے کا حکم نہیں ہے ۔

اور اس حدیث کا یہ معنی بھی نہیں کہ ہر حرکت و سکون میں اُٹھتے بیٹھتے ان کو پکارا جائے بلکہ اس میں تو صرف اس قدر اجازت دی گئی ہے کہ سامان اُٹھانے یا سواری کے گُم ہو جانے کی صورت میں مدد چاہتا ہو تو (آواز دے لے) یہ بھی تب ہے کہ حدیث صحیح ہو ۔

ثالثاً : ـــــــ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں :

﴿ ٱلۡيَوۡمَ أَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِينَكُمۡ وَأَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلۡإِسۡلَٰمَ دِينٗاۚ ﴾

سورة المائدة آية ۳ .

" آج میں نے تمہارے لئے دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کردی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا ہے ۔ "

تو جب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے ہمارا دین مکمّل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر دیا ہے تو ہمارے لئے جائز نہیں کہ وہ چیزیں ایجاد کرتے پھریں جو دین میں سے نہیں ہیں ۔ اور جن امور میں قیاس ہو ہی نہیں سکتا وہاں قیاس کرتے پھریں ۔

رابعاً ۔ دین کے بنیادی امور سے ہٹ کر کوئی بات اگر صحیح حدیث میں بھی ہو تو اس پر عمل نہیں کیا جاتا ۔ کیونکہ علماء کا متفقہ اصول ہے کہ صحیح حدیث جس پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے وہ ہے جسے عادل و ضابط راوی اپنے جیسے راوی سے بیان کرے اس میں علّت اور شذوذ بھی نہ ہو ۔ تو اس زیرِ بحث حدیث پر عمل کیوں کر ہو سکتا ہے جبکہ اس کی صحّت میں کلام ہے ۔ نیز وہ ان کے مقصد پر قطعاً دلالت نہیں کرتیں ۔ نہ مطابقی نہ تضمنی نہ التزامی ۔ (۱) تو یہ سراسر بہتان ہوا ۔

خامساً ۔ اپنے جواب کو تقویت دینے کے لئے یہ لوگ ان اصحاب کے نام لیتے ہیں جن کے متعلق انہیں عقیدت ہے اور جن کے متعلق ان کا خیال ہے کہ انہوں نے اس پر عمل کیا ان میں سے ہر ایک یہ بتاتا ہے کہ مجھے یہ واقعہ پیش آیا مَیں نے فلاں صاحب کو مدد کے لئے پُکارا وہ اس کی دستگیری کو پہنچا اور اسکی تکلیف دُور کی ۔

اگر کوئی اس کے جواب میں ماثور الفاظ کہہ دے "سبحان الذی بیدہ ملکوت کل شئی۔سبحانک ھذا بھتان عظیم" کہ پاک ہے وہ ذات جس کے قبضہ میں ہر چیز کا اقتدار ہے ۔ اے اللہ پاک ہے

---

۱ ۔ الفاظ کی اپنے معانی پر دلالت تین طرح سے ہوتی ہے ۔

ا ۔ اگر مکمل معنی پر دلالت کریں تو مطابقی ہے مثلاً لاہور کہہ کر پورا شہر مراد لیں

ب ۔ اگر اسکا جزء مراد لیا جائے تو تضمنی ہے ۔ مثلاً کہا جائے وہ لاہور میں رہتا ہے حالانکہ وہ اسکے ایک محلہ میں یا مکان میں رہتا ہے ۔

ج ۔ اگر اس کی حقیقت سے خارج چیز مراد ہو توالتزامی ہے ۔ مثلاً لاہور کا لفظ زندہ دلی کے معنی میں بولا جائے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذات تیری یہ تو بہت بڑا بہتان ہے" تو یہ لوگ اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اسے خارجی اور بدعتی قرار دیتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ یہ بات تو سب کو معلوم ہے کہ اولیاء اللہ کو کوئی غم یا اندیشہ نہیں جب کوئی موحّد ان سے کہے کہ یہ بات درست و بجا ہے لیکن ان میں سے کسی کے قبضہ و قدرت میں رائی کا ایک دانہ بھی نہیں جیسا کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ﴿١٣﴾ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ﴾ سورة فاطر آية ١٣ ، ١٤

" تو یہ ہے اللہ تعالیٰ تمہارا رب اور اسے چھوڑ کر جنہیں تم پکارتے ہو وہ تو گٹھلی کی جھلّی کے مالک بھی نہیں ہیں ۔ اگر تم انہیں پکارو تو تمہاری پکار نہیں سنیں گے ۔ اگر سن لیں تو جواب دینے کی قدرت نہیں رکھتے ۔ اور قیامت کے دن تمہارے شرک کے منکر ہو جائیں گے ۔"

تو علم و انصاف کے دعویدار کا جواب یہ ہو گا کہ مذکورہ آیات بتوں کی پرستش کے متعلق نازل ہوئی ہیں تو اس سے کہا جائے گا ۔ کہ لفظ کے عمومی معنیٰ کا اعتبار کیا جاتا ہے نہ کہ اس کے خصوصی سبب کا ۔

یہ تو مغرورانہ ڈھٹائی اور جاہلانہ ضد ہو گی کہ ایک شخص عمل تو مشرکین کا سا کرے یا ان سے بھی زیادہ بُرا اور پھر یہ بھی کہے کہ مَیں تو مشرک نہیں ہوں ۔ تو اب ایسا گمان کرنے والے کے پاس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کے مصداق کوئی دلیل باقی نہیں رہی سوائے اس دعویٰ کے کہ اس عمل پر اُمّت کا اجماع ہے اور اُمّت گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی ۔ اور ان امور کو غلط کہنے سے لازم آتا ہے کہ اُمّت تمام کی تمام گمراہ ہے اور ہمارے آباؤ اجداد سب احمق تھے ۔

اسکا یہ جواب اُمّت پر جھوٹ اور بہتان ہے ۔ کتب حدیث و تفسیر آپ کے سامنے ہیں، سب کی سب بصراحت بتا رہی ہیں کہ غیر اللہ کو ایسے امور میں پُکارنا جائز اور مباح نہیں ہے جن پر اللہ کے سوا کوئی اور قادر نہیں ہوتا ۔ بلکہ آیاتِ بیّنات اور احادیثِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم اور اقوالِ علماء رہنمائی کر رہے ہیں کہ غیر اللہ کو پُکارنا واضح شرک ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم سے فرماتا ہے

﴿ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ﴾ سورة الأنعام آية ١٥١

" کہہ دو آؤ میں تمہارے سامنے تلاوت کرتا ہوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے (وہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ) تم اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھراؤ ۔ "

نیز فرمایا:

﴿ وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ﴾ سورة الإسراء آية ۲۳

" تمہارے رب کا فیصلہ ہے کہ تم کسی کی عبادت نہ کرو مگر صرف اسی کی ۔ "

اور احادیث نبویہ اور اقوال علماء کتاب اللہ کی مخالفت نہیں کر سکتے ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سادساً:- علماء میں اختلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ توسّل حرام ہے یا مکروہ - زیادہ مشہور قول یہی ہے کہ حرام ہے - ابو محمد عز بن عبدالسّلام کا یہی قول ہے انہوں نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مخلوقات میں سے کسی چیز کے ساتھ توسّل جائز نہیں ہے - نہ انبیاؑ کے ساتھ نہ کسی اور کے ساتھ-امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کے اقوال اس ضمن میں پہلے ذکر کئے جا چکے ہیں - البتہ انہیں صرف اس بات میں تامل تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وسیلہ پکڑنا مکروہ ہے یا حرام (جائز بہر حال نہیں) -

سابعًا:- یہ لوگ اپنے بچّے ان پیروں کے ہاتھ بیچ دیتے ہیں جنکی پوشیدہ رُوحانی قوّت اور برکت پر ان کا اعتقاد ہوتا ہے - ان بچّوں کے نام ان پیروں کی عبودیّت پر رکھتے ہیں - مثلاً (غلام جیلانی، عبدالحسین عبدالعلی، غلام غوث، غلام مُرشِد وغیرہ) انکے لئے خانقاہیں تعمیر کرتے اور ان میں آلاتِ مُوسیقی سے رونق پیدا کرتے ہیں - خود کو لوہے کے ہتھوڑے مارتے ہیں - یہی لوگ ہیں جو علوانی، قادری اور رفاعی وغیرہ کے ناموں سے مشہور ہیں - اور یہ نام (انہوں نے خود ہی رکھے ہیں) اللہ تعالیٰ نے تو ان کی کوئی دلیل یا سند نازل نہیں فرمائی - اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام " مسلم " رکھا ہے - اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَٰهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّىٰكُمُ ٱلْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِى هَـٰذَا ﴾
سورة الحج آية ٧٨

" اپنے باپ ابراہیم کی ملّت پر قائم رہو - اُس نے تمہارا نام " مسلم " رکھا ہے پہلے بھی اور اس کتاب میں بھی - "

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے خالق و مالک کی طرف نسبت کی بجائے مخلوق کی طرف نسبت کی ذلت کو پسند کر لیا ۔

اور اگر پیر کے ہاتھ بیچا ہوا بچّہ بیمار ہو جائے تو اس کے والدین نذریں مانتے ہیں ۔ اور اپنے پیر سے التجائیں کرتے ہیں کہ اس بیمار کو شفا ہو، اس کی تکلیف رفع ہو ۔ یہ مرض علماء و جُہّال میں یکساں طور پر سرایت کر چکا ہے ۔ ان پر رسوم و رواج غالِب آ چکے ہیں ان کی عقلیں سلب ہو چکی ہیں اور کتاب و سُنّت اور آئمہ کے کلام سے حقیقی مراد سمجھنے سے عاجز ہیں ۔ الا ماشاء اللہ ۔

فصل

اس تفصیل سے یہ بات واضح ہو گئی کہ شیطان ملعون نے اہلِ بِدعَت و جہالت کو دھوکے میں مبتلا کر دیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے قبریں کھڑی کر لی ہیں، جن کی تعظیم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان قبروں کی عبادت کرتے ہیں ۔ پھر شیطان نے اپنے ساتھیوں کو وحی کی کہ جو بھی ان قبروں کی عبادت سے منع کرتا ہے، یہاں میلے لگانے پر ٹوکتا ہے وہ انکی اہانت اور حق تلفی کا مرتکب ہے چنانچہ نادان مشرک ان لوگوں کے خلاف لڑتے ہیں اور انہیں مزا چکھانے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں ۔

حالانکہ ان کا قصور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ انہیں خالص توحید کی دعوت دیتے ہیں اور شرک کے تمام انواع سے روکتے ہیں ۔ اور اسے ختم کرنے کی ضرورت کے قائل ہیں ۔ اسی بات پر مشرک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غضبناک ہو گئے ان کے دِلوں میں انقباض آیا ۔ اور کہنے لگے کہ ان (مُوَحِّدین) نے عالی مقام اور بلند مرتبہ ہستیوں کی تنقیص کی ہے ، اس لئے یہ ہلاکت و سزا کے مستوجب ہیں ۔

ان کا وہم ہے کہ ہم نیک بندوں کا احترام نہیں کرتے ۔ اور ان سے محبّت نہیں رکھتے یہاں تک کہ یہ باتیں جاہل اور عوام النّاس تو کُجا عِلم و دین سے نسبت رکھنے والے لوگوں کے دل و دماغ میں جم گئیں ۔ چنانچہ یہ لوگ ہم سے عداوت رکھنے لگے اور بہت ہی خوفناک جرائم اور عقائد ہمارے سر تھوپنے لگے ۔ ہر بُرائی ہماری طرف منسوب کی گئی ۔ لوگوں کو ہم سے اور ہماری دعوت سے متنفر کیا گیا ۔ اس کے بالمقابل اھلِ شرک سے ان کی مَحبّت و دوستی رہی اور ہمارے خلاف انکے مددگار بنے رہے ۔ اور اس زعم میں گرفتار ہوئے کہ وہ اللہ کے ولی اور اس کے دین کے حامی اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم اور اس کی کتاب کے مددگار ہیں ۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بات کا انکار کرتے ہیں ۔ وہ لوگ ہرگز اولیاء اللہ نہیں ہو سکتے ۔ اولیاء اللہ تو صرف متقی لوگ ہوتے ہیں ، جو اس کے حکم کے مطابق چلیں اس کی معرفت رکھتے ہوں ، اس کی ارسال کردہ شریعت کو جانتے ہوں، اس پر عمل پیرا ہوں، اس کی دعوت دیتے ہوں نہ کہ وہ جو دوسروں کی خوبیاں اپنی ظاہر کرتے ہوں ۔ جھوٹ کا لباس پہنتے ہوں،لوگوں کو ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے دین ، آپ کی سُنّت و طریقہ سے روکتے ہوں، وہ مستقیم شریعت میں اپنی خواہشات کے مطابق ٹیڑھا پن چاہتے ہوں اور (ان بد اعمالیوں میں غرق ہونے کے باوصف) سمجھتے ہوں کہ وہ بہت اچھا کردار ادا کررہے ہیں ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انبیاء کرامؑ و اولیاء عظامؒ کی صحیح تعظیم، ان کا حقیقی احترام اور ان کی سچی محبّت ان کی مکمل اتباع میں ہے کہ جس چیز سے انہیں محبت ہو اس سے محبّت رکھی جائے جو حکم دیں مانا جائے۔ جس چیز کو ناپسند کریں اور روکیں اس سے دور رہا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿ قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِى يُحْبِبْكُمُ ٱللَّهُ ﴾ سورۃ آل عمران آیۃ ۳۱

"کہہ دو اگر تم اللہ سے محبّت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔"

گویا اہلِ توحید جہاں بھی ہوں وہ انبیاءؑ و اولیاءؒ کے زیادہ قریب ہیں اور ان کی محبّت ان کے طریقِ کار، سُنّت و منہج کی نصرت کے زیادہ حق دار ہیں۔ قول و عمل میں حق کے قریب تر ہیں بہ نسبت ان بِدعَتی لوگوں کے جو ان انبیاء و اولیاء کے سب سے بڑے نافرمان اور ان کے طریقِ کار اور سُنّت کی پیروی سے بہت دُور ہیں۔ ان کا رویہ انبیاء و اولیاء کے ساتھ ویسا ہی ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ساتھ نصاریٰ کا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ یہودیوں کا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رافضیوں کا ہے۔ (کہ ان کے مرتبہ میں غلوّ کرتے اور ان کے احکام کی نافرمانی کرتے ہیں اور ان غلطیوں پر متنبہ کرنے والوں پر توھین و تنقیص کا الزام دھرتے ہیں) اور جو دل جمعی کے ساتھ متوجّہ ہو کر اللہ کے کلام کو غور سے سُنے گا اور اس میں تدبّر کرتے ہوئے سمجھنے کی کوشش کرے گا تو اسے یہ کلام مبارک، شیاطین کی پیروی اور ان کے شرک سے بے نیاز کردے گا جو ذکر اللہ اور نماز سے روکتا اور دل میں نفاق کی نشوونما کرتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح جو قرآن اور اس کے ساتھ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کان لگا کر سنے گا اور ان سے ہدایت و علم کی روشنی حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اسے یہ دونوں(کتاب و سنت) شرک و بدعات ، بے بنیاد آراء ، آزادانہ رخصتوں ، صوفیاء کے شطحات(۱) اور ان خیالات سے مستغنی کر دیں گے جو شیطانی وسوسوں کے سوا کچھ نہیں ۔

اس طرح جو اپنا دل اللہ کی محبّت خشیت اور توکّل سے معمور کرے گا اسے اللہ تعالیٰ تصویروں کے عشق سے بے نیاز کردے گا ۔ اور اگر دِل حُبِّ الٰہی سے خالی ہو گا تو اپنی خواہشات کا بندہ بن کر رہ جائے گا ۔ جو چیز بھی اسے اچھی لگے گی اس کے احساس و شعور کی مالک بن کر اسے اپنا پرستار بنالے گی ۔

لہذا توحید سے اعراض کرنے والا خواستہ نا خواستہ شیطان کا پجاری اور مشرک ہے ۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں ابوالھیاج الاسدی (ان کا نام حیان بن حصین ہے) سے روایت ہے ۔کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: کیا میں تمہیں اس کام کے لئے روانہ نہ کروں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا وہ یہ تھا کہ میں کسی مورتی کو مٹائے بغیر اور کسی اونچی قبر کو برابر کئے بغیر نہ چھوڑوں ۔

---

(۱) ناپختہ صوفیوں کے خلاف عقل وشرع بلند بانگ دعوے جو ان سے عموماً ترنگ میں سرزد ہوتے رہتے ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور صحیح بخاری میں یہ بھی ہے ثمامہ بن شفی الہمدانی نے کہا ہم فضالہ بن عبید کے ساتھ روم کی سرزمین میں تھے کہ ہمارا ایک ساتھی فوت ہوا ۔ فضالہ نے حکم دیا کہ اس کی قبر ہموار بنائی جائے اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبروں کو ہموار رکھنے کا حکم دیتے سُنا ہے ۔ صحابہ کرامؓ ، تابعینؒ اور ائمہ مجتہدینؒ سب اس کا حکم بھی دیتے تھے اور ان کا اپنا عمل بھی یہی تھا ۔

امام شافعیؒ نے "کتاب الام" میں کہا ہے کہ میں نے حکام کو دیکھا قبروں پر بنائی گئی عمارات کو گرانے کا حکم دیتے تھے ۔ حضرت علیؓ کی حدیث میں آپ کا فرمان " ولا قبراً مشرفاالا سویته " (کسی قبر کو برابر کئے بغیر نہ چھوڑنا) بھی اس کی تائید کرتا ہے ۔ اور حضرت جابرؓ کی یہ حدیث بھی جو صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبروں پر (گنبد وغیرہ) عمارت بنانے سے منع کرتے تھے اس کی مؤید

ہے ۔ ان کو گرانا اس لئے بھی ضروری ہے کہ ان کی بُنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی پر ہے کیونکہ آپ تو قبروں کو ہموار رکھنے کا حکم دیتے تھے اور ان پر عمارت وغیرہ بنانے سے منع کرتے تھے ۔ لہذا جس عمارت کی بُنیاد ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی پر ہو اُس کا کچھ احترام نہیں اور وہ غاصِب کی تعمیر اور 'مسجدِ ضرار' سے بھی بڑھ کر گرائے جانے کی حقدار ہے جسے منہدم کرنے کا حکم شریعت مطہّرہ نے دیا ہے ۔ کیونکہ ان سے پہنچنے والا فساد 'مسجدِ ضرار' سے بھی بڑھ کر ہے لہذا توحید کی حفاظت کے لئے ایسی عمارتوں کا گرانا ضروری ہے ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگی جاسکتی ہے اُسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔

وَھُوَ حَسْبُنَا وَ نِعْمَ الْوَکِیْل

وصلی اللہ علی افضل المرسلین سیّدنا و نبیّنا و علی آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
اَجْمَعِیْنَ وَسَلَامٌ
عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ -

www.KitaboSunnat.com
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فہرست

پیش لفظ از سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز............ ۱

تقدیم از فضیلۃ الشیخ صالح بن عبدالعزیز............ ۷

تمہید............ ۱۵

عقیدہ توحید کی اہمیّت............ ۱۶

کلمۂ توحید کے معانی............ ۱۷

عبادت کا لغوی اور شرعی مفہوم............ ۱۸

اختلاف کی نوعیّت............ ۱۹

حقیقتِ شفاعت............ ۲۰

اللہ تعالیٰ کے حق اور انبیّاء و اولیاءؒ کے حق میں فرق............ ۲۱

اولیاءاللہ کی صِفات............ ۲۳

اھلِ ایمان کی تکفیر سے اظہارِ براءت............ ۲۴

شفاعت کی اقسام............ ۲۵

حصولِ شفاعت کی شرائط............ ۲۶

قبرِ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر سلام کا طریقہ............ ۳۱

زیارتِ قبور کے لیئے سفر کی ممانعت............ ۳۳

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غیر اللہ کو مدد کے لیے پکارنا شرک فی العبادت ہے ۳۹

نفع و نقصان کا مالک کون ؟ ۴۳

حقیقی مُوَحِد کے اوصاف ۴۵

آمدم بر سرِ مطلب ۵۲

عقیدۂ شفاعت میں مشرکین کی غلط فہمیاں اور انکا ازالہ .. ۵۳

شرک کی اقسام ۵۵

مشروع اور ممنوع توسّل کا بیان ۵۶

مخلوق کا واسطہ دیکر دُعا کرنا مکروہِ تحریمی ہے امام ابو حنیفہؒ
و دیگر ائمہ کی تصریحات ۶۰

فوت شدگان کا وسیلہ بنانا مشرکین کے عمل سے مشابہت
رکھتا ہے۔ ۷۱

قبروں کے ذریعہ شرک پھیلانے کی شیطانی چال ۷۵

امام محمدؒ بن عبدالوھّاب اور آلِ سعود پر اولیاء اللہ اور ان کے
مقابر کی توھین کے الزامات کی حقیقت ۷۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

رسالة مهمة للإمام المجاهد العلامة

عبد العزيز بن محمد بن سعود

تقديم

سماحة الرئيس العام لإدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد

الشيخ عبد العزيز بن عبد الله بن عبد الرحمن آل باز

وفضيلة

الشيخ صالح بن عبد العزيز بن محمد آل الشيخ

طبع على نفقة

صاحب السمو الملكي الأمير المكرم بندر بن عبد العزيز بن عبد الرحمن بن فيصل آل سعود

أجزل الله مثوبته

أشرف على الطبع

الشيخ حسن بن غانم الغانم